# خدا کی طرف پورے دل سے مائل

## A Heart Wholly Given to God

حقیقی مذہب کا تقاضا ہے کہ اس کا ماننے والا ہمیشہ اس کے لئے بیدا اور وفادار رہے۔ آسمانی نئے یروشلم کی پہاڑی پر کوئی بھی نہیں چڑھ سکتا جب تک وہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل جھک نہ جائے اور ہر ایک بوجھ اور گناہ سے آزادی نہ پالے اور ایسا کرنے کے لئے اسے توبہ کی ضرورت ہے تا کہ وہ نئے سرے سے پیدا ہو جائے تب ہی وہ اِلٰہی پہاڑ پر چڑھ سکے گا۔ جو بھی مسافر وہاں پہنچنا چاہتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ سفر خوشگوار ہے وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہاں کا سفر بہت صبر و تحمل اور برداشت کا تقاضا کرتا ہے۔ جیسے ایک سست دعا سے انکار ہی حاصل ہوتا ہے ویسے ہی بے دلی سے خدا کی حمد کرنا بھی خدا کی بے عزتی کرنے کے برابر ہے۔ اور مسیحیت میں کچھ بھی اگر پورے دل، پوری جان، پوری طاقت اور پوری عقل سے نہیں کیا جاتا تو وہ گناہ ہے چاہے وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ نظر آتا ہو۔ اس لئے سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم خدا کے کام میں ہمیشہ بہترین طریقے اور جذبے سے کام کریں۔ کیونکہ خداوند نے فرمایا، "کیونکہ تُو نیم گرم ہے ---- اس لئے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں" (مُکاشفہ 16:3) اس سے زیادہ حقارت آمیز الفاظ شاید اور کوئی نہیں اور یہ کسی گناہگار، باغی یا سخت دل انسان کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ ایسے شاگرد کے لئے ہے جو ہر وقت درمیانی رستہ اختیار کیے رکھے کبھی ناکام تو نہ ہو مگر خدا کی غیرت اور خدا کے لئے غیرت نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ خدا وفادار دل پسند کرتا ہے۔ دو دِلے فرد سے اسے نفرت ہے۔ جو پورے زور سے اُڑیں گے وہی جیتیں گے اور جو لنگڑا کر دوڑے گا وہ جیت نہیں سکتا اور انعام بھی نہیں پا سکتا۔ اس لئے خداوند سے دعا کریں کہ وہ آپ کو یک دل کرے تا کہ آپ پورے دل کی اس کی خدمت کر سکیں۔ تا کہ آپ کی پوری خوشی اسی میں ہو، ایسے شخص کے بارے میں سوچئے جو کسی لڑکی سے بیاہ کرے اور اپنی محبت کو دوسری عورتوں پر بھی لٹاتا پھرے؟ ہم ایسے شخص کے بارے میں کہیں گے کہ وہ بدکار اور برے کردار کا مالک ہے۔ کیونکہ اسے اپنی محبت صرف اور صرف اپنی بیاہتا بیوی کو دینی چاہیے۔ ایسے ہی خداوند یسوع اور کلیسیاء کا تعلق ہے۔ تو پھر ہماری ہر خواہش اور مرضی میں خداوند یسوع کی خوشنودی ہونا ضروری ہے۔ جیسے آسمان اور زمین خداوند کے جلال سے معمور ہے ویسے ہی ہماری جانیں بھی خداوند کی خوشنودی سے معمور ہوں۔ اے میرے بھائیو اور بہنو، اپنے دل میں خداوند یسوع کو بٹھا لیجئے اور دل کے دروازے بند کر لیجئے تا کہ دشمن شیطان اسے چرا کر نہ لے جائے اور خدا کے فضل کو پکاریے اور یہ کہتے رہیں کہ، "اے خدا! میرا دل قائم ہے۔" (زبور 1:108) تو آپ کا دل ہمیشہ خداوند کی مدح سرائی کرتا رہے گا۔

## کامل رفتاری

جو اپنی رفتار میں کامل نہیں وہ زندگی میں جان لے کہ اس کے دوست بھی اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہوں گے۔ اسی طرح اگر آپ خداوند کے کاموں میں کامل رفتاری سے نہیں چلتے، یعنی وفاداری سے نہیں چلتے تو خداوند کے ساتھ آپ کی وفاداری بھی مشکوک ہو جاتی ہے، بعض اوقات لوگ بڑے اچھے کام کرتے نظر آتے ہیں اور بعد میں پتہ چلتا ہے کہ وہ گناہ میں گرے اور گناہ آلودہ زندگی گزار رہے ہیں تو پھر دل دکھتا ہے کیونکہ لوگ پھر آپ کی زندگی کی تبدیلی پر بھی شک کریں گے۔ اگر ہمارے دل خداوند سے وفادار ہیں تو پھر ہم اس کی تابعداری کریں گے اور ہمیں یقین ہوگا کہ ہم اس کے ہیں، کیونکہ پھر ہم تابعداری سے یعنی کامل رفتاری سے خداوند کے پیچھے آسمانی یروشلم کی طرف چلتے جائیں گے۔ زندگی میں پاکیزگی نظر آئے گی جو مسلسل ہوگی اور وہ ایمان کے باعث ہوگی اور ایمان ہمارے نجات یافتہ ہونے کا ثبوت ہوگا اور نجات کے باعث خوشی ہوگی، اطمینان ہوگا اور سب سے بڑھ کر محبت بھرا اعتماد ہوگا۔ "اگر ہم اس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اسے جان گئے ہیں۔" (۱۔یوحنا 3:2)

## اصولوں پر کاربند

ہمارے دلوں میں حقیقی خدا کا ڈر ہونا ضروری ہے اور ہم خداوند کو زندگی میں مرکزی حیثیت دیں۔ کیونکہ یہ حکمت اور دانائی اور علم کا شروع بھی ہے۔ اس کے وسیلے صبر و تحمل بھی پیدا ہوتا ہے جب خدا اپنا خوف ہمارے دلوں میں پیدا کرتا ہے تو پھر ہر امتحان میں کامیابی بھی دے گا۔ بیرونی یا دنیاوی مذہب سے صرف وقتی لذت کا احساس پیدا ہوگا۔ کوئی ابدی زندگی یا کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی، مگر خدا کو خوف ہمیشہ رہنے والی چیز ہے چاہے ہمارے اردگرد کچھ بھی نہ بچے۔ بہت سے لوگ مسیح کو قبول تو کرتے ہیں مگر خدا کا خوف نہیں رکھتے اس لئے وقتی تبدیل ہوتے ہیں اور پھر واپس پلٹ جاتے ہیں لیکن جو خوف خدا رکھتے ہیں وہ صرف احساسات، جذبات یا وقتی لمحات کے لئے تبدیل نہیں ہوتے بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے بدل جاتے ہیں کیونکہ وہ خاص عبادات یا گرم جوشی کے ماحول میں تبدیل نہیں ہوتے بلکہ خوفِ خدا سے تبدیل ہوتے ہیں۔ وہ خداوند پر توکل کرتے ہیں اور خادموں پر توکل نہیں کرتے۔ کیونکہ خدا کا روح ہمیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا چاہے خدا کا خادم کہیں بھی چلا جائے۔ اس لئے خوفِ خدا میں ہی زندگی ہے۔

جب ایذارسانی آئے تو پتہ چلتا ہے کہ خدا کا برگزیدہ کون ہے اور کون نہیں۔ ایذارسانی ایسی چھلنی ہے جو آٹے کو بھوسے سے الگ کرنے کا کام کرتی ہے اور ذرا سی پھونک

بھوسے کو اڑا کر دور لے جاتی ہے۔ مگر جو آٹا ہے وہ قائم رہتا ہے۔ خداوند پر توکل و بھروسہ کرنے والے یک دل رہتے ہیں وہ قائم بھی رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور کٹھن امتحان خوشحالی کا ہے۔ جب کوئی شخص امیر ہو جائے تو وہ شہر کے امیروں میں شمار ہونے لگتے ہے، اور اگر وہ حقیقی مسیحی نہیں تو وہ خداوند کو بھلا سکتا ہے۔ اور اگر وہ واقعی نئی پیدائش پایا ہوا حقیقی ایماندار ہے تو پھر وہ خدا کی بادشاہی کو اصل دولت تصور کرے گا اور خوفِ خدا دل میں رکھے گا اور اپنی دولت پر اس کا بھروسہ نہیں ہوگا۔ جو دل خداوند میں قائم ہے وہ زندگی کے تمام اتار چڑھاؤ میں قائم رہے گا۔ اسی طرح غربت بھی بہت سے ایمانداروں کے لئے ایک کڑا امتحان ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ غربت کے باعث بہت سے ایمانداروں نے خدا کے گھر کو چھوڑ دیا صرف اس لئے کہ ان کا لباس خدا کے گھر کے لائق نہیں تھا۔ یہ ایک نکمی دلیل ہے۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ ان کے دل خدا کے ساتھ وفادار نہیں تھے کیونکہ خوفِ خدا اگر دل میں ہے تو وہ ہر طرح کے گھمنڈ اور خوف کو دور کر دیتا ہے اور آپ اعلیٰ لباس میں ہوں یا چیتھڑوں میں آپ صرف مسیح کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہ روٹی اور پانی کے قحط کی پرواہ نہیں کرتے انہیں صرف خدا کے کلام کے قحط سے ڈر لگتا ہے۔ کیونکہ وہ زندگی کی روٹی سے آسودہ ہونا چاہتے ہیں۔ جب ایوب کے پاس کچھ نہ رہا تو بھی اس نے خدا پر بھروسہ کرنا نہ چھوڑا۔ آپ میں کچھ بوڑھے ہو رہے ہیں مگر مجھے خوشی ہے کہ خدا کا فضل آپ پر بڑھ رہا ہے۔ جسم تو کمزور ہو رہا ہے مگر روح خداوند میں مستعد ہے جسمانی کان شاید نہ سن پائیں مگر خداوند کی آواز آپ سن لیتے ہیں، جسمانی آنکھیں شاید دیکھ نہ پائیں مگر آپ خداوند کی قدرت کو جان لیتے ہیں، اور اس کی راہوں پر چلنے میں شادمان ہیں، اگر نوجوان بھی ایک دل اور ایک ہی راہ یعنی خداوند یسوع کی راہ پر چلیں تو وہ بھی خدا کا خوف دل میں رکھیں گے اور خداوند بھی اپنی برکات ان پر بڑھائے گا۔ اگر ہم پورے دل سے خداوند کی طرف آ گئے ہیں یعنی نئے سرے سے پیدا ہو گئے ہیں تو پھر ہم کبھی واپس نہیں جائیں، "مسیح کی محبت سے کون ہمیں جدا کرے گا؟" (رومیوں 35:8) خداوند نے اپنی محبت کی ڈور سے ہمیں مضبوطی سے باندھ رکھا ہے۔ ہم اپنے ماں، باپ حتیٰ کہ اپنی زندگی بھی کھو سکتے ہیں مگر ہم خداوند کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ اس نے اپنے خون سے ہمیں خریدا ہے، ہم سب تیزی سے خداوند کی بادشاہی کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں اپنے کمان میں رکھ کر چھوڑا ہے اس لئے ہم ضرور بادشاہی میں پہنچیں گے۔ اور ہمیشہ وہاں رہیں گے! آمین

## بابرکت رہنا

خوش وخرم رہنے والے مسیحی کون ہیں؟ وہ مسیحی جو پورے دل سے خداوند پر بھروسا کرتے ہیں۔ جب دل اور زندگی الگ الگ چلیں تو پھر خوشی بھی جاتی رہتی ہے اس

لئے ایماندار کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ پورے دل سے راستی کی پیروی کرے اور خداوند کا طلب گار رہے تو خدا کا اطمینان ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا۔ اگر آپ اس مٹھاس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو اس کی گہرائی کو جاننا ہوگا۔ کیونکہ ظاہری خوشی حاصل کرنے والے خدا کی شادمانی کو نہیں جانتے اور اس کا تجربہ بھی نہیں رکھتے جو خدا کے ساتھ مسلسل اور گہری رفاقت کے وسیلے ہی حاصل ہوسکتی ہے وہ زندگی کا دریا ہے اس میں گہرے میں اتریئے، غوطے لگایئے اور زیادہ سے زیادہ زندگی حاصل کرتے جایئے تو آپ کی جان اور روح بھی سیراب ہوگی اور گہرائی میں ہی آپ کو گوہر آب دار یعنی قیمتی موتی اور جواہر ملیں گے اور پاکیزگی بھی بڑھتی جائے گی۔ **"اے نفتالی جو لطف و کرم سے آسودہ اور خداوند کی برکت سے معمور ہے۔"** (استثنا 23:33) جن کے دل خداوند پر قائم ہیں وہ پاک دل ہیں وہ خدا کو جانتے ہیں اور ہمیشہ آسمان کا تجربہ زمین پر بھی کرتے رہتے ہیں۔ ان کی زندگی آسمانی برکات سے معمور ہوتی ہیں۔ اور یہ برکت مسلسل محبت اور پاکیزگی کا باعث ہے۔ جو لوگ خوراک نہیں لیتے وہ کمزور ہوتے ہیں اور بہت سی بیماریاں انہیں گھیر لیتی ہیں۔ مگر جو مسیح میں سے کھاتے اور پیتے ہیں یعنی آسمانی روٹی کھاتے پیتے ہیں وہ صحت مند ہوتے اور نشوونما پاتے ہیں اور ہزاروں بیماریوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اے خداوند پاک روح، میں پورے طور پر تیرے لوگوں کو تمام باتیں نہیں بتا سکتا جو بتانا ضروری ہیں اس لیے تو خود مدد فرما اور ان کے دلوں کو قائل کر، تحریک دے کہ وہ قائم ہوں اور تجھ پر بھروسا کریں اور بادشاہی میں وسعت کا وسیلہ بنیں جس سے ان کا بھی بھلا ہو!

میں ان لوگوں کے لئے خوفزدہ نہیں جو ان باتوں سے واقف ہوکر پلٹ آئیں گے اور خداوند کے لئے اپنی زندگی وقف کردیں گے بلکہ میں ان کے لئے خوفزدہ ہوں جو اپنی تعلیم میں اضافے کے خواہش مند نہیں اور اپنی مسیحی زندگی اور چال چلن میں آگے بڑھنے کو تیار نہیں، لیکن اب وقت آچکا ہے کہ آپ اپنی کوششوں پر بھروسا کرنا چھوڑ دیں اور خداوند پر بھروسا کریں اور اس کے بہتے دھارے میں بہنا شروع کردیں تاکہ آپ کے وسیلے زندگیاں بحال ہوں اور لوگ مسیح کے پاس آئیں۔ یہ اس وقت ہوگا جب اندر سے یعنی دل سے خدا کا خوف محسوس کریں گے اور خدا کا روح آپ کو یک دل، کامل رفتار، مستقل مزاج، بردبار، صابر اور خدا کے کاموں میں قائم کردے گا۔ آپ نے سوچنا ہے کہ کیسے ان سب باتوں کے لئے تیار ہوں گے!

# مسیح کی زندگی اور صلیب میں شریک ہوں!

**Share Christ's Cross-Share His Life!**

نئے عہدنامہ کا مطالعہ کرنے کے بعد کوئی بھی مسیحی ویسے زندگی نہیں گزار سکتا جیسا کہ ہم عادی ہیں بلکہ وہ ہمیشہ خداوند کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ ہم خداوند اور رسولوں کی طرف سے وضع کردہ مسیحی زندگی کے اصولوں کا خلاصہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ ہمارے لئے آسانی ہو جائے۔

ہمیں مسیح کی مانند چلنا چاہیے (ا۔یوحنا 6:2) ہمیں اپنے دشمنوں سے پیار کرنا ہے۔ (متی 44:5) ہمیں مسیح کی مانند دوسروں کو معاف کرنا ہے کیونکہ اس نے تو اپنے صلیب چڑھانے والوں کو بھی معاف کر دیا (لوقا 34:23؛ کُلسیوں 13:3) ہمیں دوسروں کے ساتھ انتہائی شفیق ہونا ہے جو ہم سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرنی ہے جو ہمارا استعمال کرتے ہیں اور خیال نہیں رکھتے (متی 44:5) ہمیں فتح سے بڑھ کر غلبہ پانا ہے (رومیوں 37:8) ہمیں ہر حال میں شکر گزاری کرنی ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہر چیز چاہے وہ ہماری امیدوں پر پانی بھی پھیر دے تو بھی سب کچھ مل کر ہمارے لئے بھلائی پیدا کر رہا ہے (رومیوں 28:8؛ افسیوں 20:5)

ہمیں کسی بات کے لئے فکر نہیں کرنا بلکہ ہر ایک بات میں دعا اور مِنت کے وسیلے شکر گزاری کرتے رہنا ہے تا کہ خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے ہمارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے (فلپیوں 7-6:4)

ہمیں ہمیشہ خداوند میں خوش رہنا ہے (فلپیوں 4:4)

ہمیں ہر اچھی چیز، نیک بات، صحیح بات، خالص بات، شرافت کی بات اور عزت کی بات کے بارے میں سوچنا ہے (فلپیوں 8:4)

ہمیں پاک بننا ہے جیسے کہ خدا پاک ہے (ا۔پطرس 16:1)

ہمارے منجی نے فرمایا کہ اگر ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہم میں سے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔ (یوحنا 38:7) ہمیں اس ٹیڑھی اور خراب دنیا میں خدا کے بے نقص، بے داغ، بے الزام اور بھولے فرزند بنے رہنا ہے (فلپیوں 15:2) ہمیں روزانہ اپنی خودی کا انکار کرنا ہے اور اپنی ذات سے محبت نہیں رکھنا (لوقا 23:9) ہمیں کہا گیا کہ اگر ہم اپنی خودی کا انکار نہیں کرتے تو ہم مسیح کے شاگرد نہیں بن سکتے (لوقا 26:14) پَولُس کہتا ہے کہ ہماری نیت اور کوشش آسمانی چیزیں حاصل کرنے کی طرف لگی رہے (کلسیوں 2-1:3) خیر یہ کافی ہے ہم مزید آگے نہیں جائیں گے۔ اس سے ہمیں زیادہ شرمندگی اور تکلیف ہی ہوگی۔ ہم خود ہی مجرم ٹھہرتے جائیں گے شاید۔ کیونکہ ہم وہ نہیں جو مسیح چاہتا ہے کہ ہم ہوں۔ اگر مسیحی زندگی کا پیمانہ یہ ہے، اگر اس بنیاد پر ہمارا انصاف ہوگا، اگر خدا ہم سے

یہ چاہتا ہے تو اے میرے عزیز مسیحیو! ہمیں یسعیاہ کی طرح چلّا اٹھنے کی ضرورت ہے: "مجھ پر افسوس! میں تو برباد ہوا!" (یسعیاہ 5:6)

## فطرتی نہیں بلکہ مافوق الفطرت

ہمارا مُنجی جو انتہائی نرم، حلیم، سمجھدار اور پیار کرنے والا ہے وہ انسانی فطرت کے مطابق ہم سے زیادہ تقاضے کیوں نہیں کرتا؟ کیوں وہ زیادہ گہرے دلائل پر بات نہیں کرتا؟ کیوں وہ ہم سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتا جو ہم بہتر طور نہیں کر سکتے؟ وہ ہمیں اڑنے کے لئے کہتا ہے جبکہ ہمارے پَر نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ آدمی کے بس کی بات نہیں۔ ہمارے خداوند اور منجی نے مسیحی زندگی کو مافوق الفطرت بنیاد پر کیوں رکھا ہے؟ نئے عہد نامے کا مسیحی ہوتے ہوئے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ دشمنوں سے محبت رکھنا فطرتی بات نہیں، ہمیشہ خوش رہنا بھی فطرتی بات نہیں، یہ بھی فطرتی نہیں کہ ان باتوں کے لئے شکر گزاری کی جائے جو دکھ پہنچائی ہوں، اور یہ بھی فطرتی نہیں کہ خود سے محبت نہ کی جائے، اور یسوع کی مانند مزاج رکھنا یا چلنا تو بالکل بھی فطرتی نہیں ہے۔ ایمانداری سے بتایئے کہ کیا اس مخمصے (الجھن) کا آپ نے بھی سامنا کیا ہے؟ کیا ہم میں مسیح کے کلام پر عملی زندگی میں اطلاق کرنے کی ہمت ہے؟ کیا ہم دکھاوا کر کے بچ سکیں گے کیونکہ جو انسانی فطرت کے تحت ممکن نہیں یعنی مسیح کے حکموں پر عمل کرنا کیسے آسان ہے؟ اگر ہمیں اس تمام تبصرے کا خاطر خواہ جواب نہ ملے تو پھر مسیحیت اپنے مخالفین کے مطابق دھوکہ ہی ثابت ہوگی۔ یعنی مسیح کے حکموں اور انسانی فطرت کے درمیان حائل بڑی خلیج پر بہت بڑا سوالیہ نشان آ جائے گا۔

## دیانتدارانہ اِقرار

یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ غیر یہودی اقوام کے رسول، پَولُس نے واضح طور پر کہا کہ، انسانی فطرت مسیح کے معیار پر کبھی پوری نہیں اتر سکتی رومیوں 7واں باب اس بات کا گواہ ہے۔ جہاں رسول اپنی کمزوری، ناکامی، فریاد اور مسیحی معیار پر پورے نہ اترنے کی بڑی دل سوز وضاحت کرتا ہے اور بڑی دیانتداری سے اقرار کرتا ہے کہ ہم سب اس کرب، دکھ، الجھن، تکلیف سے گزرتے ہیں اور گزریں گے۔ ہم بھی پَولُس کی طرح کراہتے چلاتے دکھی اور پریشان ہوتے، آنسو بہاتے ہیں۔ لیکن کچھ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ گناہ کی شریعت سب کچھ بہا کر لے جاتی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود پَولُس نے اس پر پردہ ڈالنے یا چھپانے کی کوشش نہیں کی بلکہ واضح طور پر بتایا کہ مسیح کی شریعت پر عمل کرنے میں اسے مشکل پیش آتی ہے (رومیوں 18:7) یعنی وہ بتاتا ہے کہ خود میں وہ کوئی اچھائی نہیں دیکھتا۔ ہم بھی سب کے سب ایسے ہی ہیں، وہ کھلے دل سے تسلیم کرتا ہے اور ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے کہ خدا کی شریعت اچھی ہے مگر انسانی فطرت اس پر عمل

نہیں کرسکتی۔لیکن کیا پَولُس اس کا کوئی حل نہیں بتاتا؟ ایسا نہیں ہے بلکہ پَولُس نے ہم پر عظیم دریافت ظاہر کی ہے جو انتہائی پرجلال ہے اور سب کے لئے انتہائی آسان ہے۔ یہاں وہ ایک خاص نکتہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ دلی طور پر یعنی اس کی نیت خدا کی شریعت کے خلاف نہیں کیونکہ وہ دمشق کی راہ کے بعد سے ہی مسیح یسوع کا اچھا سپاہی تھا وہ مقدس مسیحی تھا۔ بلکہ وہ اب نئے سرے سے اپنے آپ کو مسیح کی روشنی میں دیکھتا ہے جو مسیح کی صلیب کی تیز اور چندھیا دینے والی روشنی ہے۔

موسیٰ کی شریعت کا شاگرد ہونے کے ناطے وہ شریعت کے تحت پرسکوں تھا مگر جب مسیح کی شریعت کے تحت آ کر اس نے موسیٰ کی شریعت پر نگاہ کی تو اس کا دل ٹوٹ گیا اور وہ جان گیا کہ موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنا تو آسان ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے وہ احکامات تو بچھو کی ڈنک کی طرح چبھتے ہیں اور ہماری کمزوری، نااہلی اور گناہ کو بدبودار چیتھڑوں کی طرح ہمارے سامنے لا کھڑا کرتے ہیں۔اس لئے پَولُس بہت باریکی اور وضاحت سے بتاتا ہے کہ ہم سب کس طرح اس مشکل سے چھٹکارا پا سکتے ہیں کیونکہ مسیح نے اس کا آسان طریقہ بتایا ہے۔

## پَولُس یسوع کی مانند بننا چاہتا ہے!

یہ طریقہ محض اخلاقیات کا معاملہ نہیں، اور نہ ہی اچھائی یا برائی کا فرق جاننے کا سوال ہے، یہ مسیح کی مانند بننا ہے! کیا واقعی مسیح کی مانند بننا ہے؟ پَولُس اپنے مسائل سے آزاد ہونے کا طریقہ جان لیتا ہے اور ہمیں بھی یہ بتاتا ہے۔ وہ اس طریقے کے وسیلے آزادی حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ خودغرضی کسی بھی صورت میں ہو چاہے بالکل بے ضرر معلوم ہی کیوں نہ ہو وہ تکلیف دہ ہے۔اس لئے وہ مسیح کی مانند بننا چاہتا ہے، اس کی حلیمی، فروتنی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے وہ سب سے یکساں محبت رکھتا ہے اس لئے پَولُس اپنی پرانی فطرت سے چھٹکارے کے لئے چلا اٹھتا ہے اور ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے کہ خدا کے حضور پکار اٹھیں اور رہائی مانگیں (رومیوں 24:7)۔ کیا بچنے کی کوئی راہ ہے؟ کیا رہائی کا کوئی طریقہ ہے؟ جی ہاں بالکل ہے، پَولُس کو مل گیا اور وہ ہم سب کو بھی بتاتا ہے۔

میرا نکتہ یہ ہے کہ ہم بھی ہر حال میں اپنے گھمنڈ، غصے، خودغرضی، تن آسانی اور بے رخی کا کہیں نہ کہیں مظاہرہ کرتے ہیں اور جب ہم مسیح کی مانند بننے کی کوشش کریں گے تو ناکام ہوں گے جیسے رومیوں 7 میں پَولُس نے لکھا، اب یہاں خاص بات یہ ہے جو پَولُس ہم پر واضح کرتا ہے کہ وہ مسیح کی مانند نہیں بنتا بلکہ اس نے سیکھ لیا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ناکام ہوگا اس لئے وہ مسیح کی ذات کی وسعت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم سب اس میں شریک ہو جائیں نہ کہ مسیح کی نقل کرنا شروع کر دیں۔اس لئے کہ مسیحی زندگی کسی کی نقل کرنا ہرگز نہیں۔

## نقل نہیں بلکہ شراکت

اُس عظیم مسئلے کی بابت جو بات ہم پہلے کر رہے تھے وہ سادہ الفاظ میں یہ ہے کہ ہمیں کسی کی نقل نہیں کرنا بلکہ مسیح میں شریک ہونا ہے۔ **"کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہوئے ہیں۔"** (عبرانیوں 14:3) پَولُس یہ نکتہ اور حل انتہائی سادہ اور آسان انداز میں واضح کر دیتا ہے کہ جو کام مسیح کی مانند بن کر ممکن نہیں وہ مسیح میں شریک ہو کر انتہائی آسان ہو جاتا ہے، اور جب مسیح مجھ میں سے خودغرضی اور لالچ اور تمام برائیوں کو ختم کرنا شروع کر دیتا ہے تو سب کچھ آسان ہونے لگتا ہے کیونکہ اس کی الٰہی زندگی مسیحی زندگی گزارنے میں ہماری قوت اور زور بننے لگتی ہے اور ہمارے لئے سب حکموں پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے خداوند یسوع نے طریقہ بتایا کہ نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ **"جسم سے کچھ فائدہ نہیں"** (یوحنا 6 : 63) اس لئے ہم یسوع کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں مسیح میں رہ کر زندگی بسر کرنی ہے۔ نئی زندگی مسیح کے وسیلے، مسیح میں اور مسیح کے ساتھ ہے۔ اس کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے اور خود بھی کچھ نہیں ہیں، پہاڑی وعظ مسیح میں زندگی بسر کرنے کے اصول ہیں جو مسیح کے بغیر بالکل ناممکن ہیں کیونکہ مسیح کے بغیر وہ صرف سیکھنے والے بیانات ہی رہ جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم مسیح کی بات صحیح طور پر نہیں سنتے۔ اس نے خود کہا کہ ہم اس میں پیوستہ رہیں گے تو زندہ رہیں گے جیسے ڈالی درخت میں پیوست رہ کر ہی زندہ رہتی ہے۔ متی 5 سے 7 اور یوحنا 15 کے بغیر ہم سب مسیحی ایسے ہیں جیسے بغیر انجن کے کار یا بغیر پانی کے مچھلی یا ہوا کے بغیر پرندہ۔ خداوند یسوع نے بالا خانے میں آخری کھانے کے وقت بھی شاگردوں کو کچھ بنیادی باتیں سکھائیں کہ سب ایمانداروں کا اس کی ذات میں یکجا ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

**"مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔"** ہم جب بھی ناکام ہوں خداوند کے الفاظ کو یاد کر لیں کہ **"میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے۔"** (یوحنا 5:15) ہماری ناکامی خداوند کے ان الفاظ کی تصدیق ہیں۔ اس لئے ہر مشکل اور پریشانی اور فکر و تردد کو پسِ پشت ڈال کر صرف مسیح کو اپنی زندگی دے کر اس میں شریک ہو جائیں کیونکہ ہم سے نہایت عظیم اور بڑے وعدے کئے گئے ہیں، ''تاکہ ان کے وسیلے۔۔۔ ذاتِ الٰہی میں شریک ہو جاؤ۔'' (۲۔پطرس 4:1) اس لئے ہر مسیحی ایماندار خدائے ثالوث کی ذات میں شامل ہو گیا ہے، یسوع نے فرمایا، **"انگور کا درخت میں ہوں اور تم ڈالیاں ہو۔"** (یوحنا 5:15) **"اس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ --- مسیح جو جلال کی امید ہے تم میں رہتا ہے۔"** (کلسیوں 27:1) یہ سب وعدے آپ کے لئے اور ہمارے لئے ہیں کہ ہم مسیح کی ذات میں شریک ہو جائیں

اوراس میں پیوستہ رہ کر دوسروں کی زندگیوں کو بھی مسیح کی ذات میں پیوست کرنے کی کوشش کرتے رہیں تا کہ دوسرے بھی اس ذات الٰہی میں شریک ہو کر وہ مافوق الفطرت طرزِ زندگی اپنا سکیں اوران تمام کاموں کو سرانجام دیں جو انسانی فطرت کے بس کی بات نہیں۔ آپ نے سوچنا ہے کہ آپ کس مقام پر ہیں اور کیسے مسیح کی ذات میں شریک ہو کر اس کی مرضی کو پروا کرنے والے ہوں گے؟

**خدا کی بڑی خواہش ہے کہ اس کے فرزند اس میں خوش رہیں شادمان رہیں وہ چاہتا ہے کہ ہمارے تمام چشمے اسی سے جاری ہوں۔ اس بات کے لئے اس سے فریاد کرتے رہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ پیغام سننے یا پڑھنے کے بعد آپ کا دعا کرنے کا طریقہ بدل جائے گا کیونکہ وہ پیاسے کو مفت پلائے گا، پیاسی جان پر افراط سے پانی انڈیلے گا۔ آپ کو بس اپنا مکمل حالِ دل کھول کر اسے بتانا ہے۔ اپنے غم، اپنی خوشیاں، فکریں، خوبیاں، خامیاں، مشکلیں اور آسانیاں سب مکمل طور پر اسے بتا دیجئے۔ تا کہ وہ اپنا زور آپ کو عطا کرے۔ بہت سے مسیح کے پاس آئیں گے، "یہ کون ہیں جو بادل کی طرح اڑے چلے آتے ہیں اور جیسے کبوتر اپنی کابُک کی طرف؟" (یسعیاہ 8:60) "اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔"**

# آپ کی روشنی خداوند کے لئے چمکے

## Let Your Light Shine For the Lord

**"اہلِ دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابدلاباد تک روشن رہیں گے۔"** (دانی ایل 3:12)

یہ اس بوڑھے شخص کی گواہی ہے جو اپنے زمانے کے لوگوں میں روئے زمین پر سب سے زیادہ امیر اور تجربہ کار بھی تھا وہ لڑکپن میں بابل کو اسیر کر کے لے جایا گیا تھا۔ مگر اس لڑکے نے وہاں کے تمام داناؤں اور عقلمندوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ وہاں سب لوگ حیران تھے کہ اسیری میں لایا گیا ایک عبرانی لڑکا ان سب سے آگے نکل گیا ہے۔ لیکن ایسا ہوا اور پھر تقریباً پانچ سو برس تک کوئی بھی اس شخص کی مانند نام روشن کرنے والا نہ ہو سکا۔ تاریخ اس شخص کی گواہی دیتی ہے اور اس کا نام ہے۔۔۔ دانی ایل، اس نے اپنے زمانے کے تمام بادشاہوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور وہ بادشاہ یہ ہیں نبوکولفر، بیلشضر، خورس، دارا مادی، آج کل بہت سے لوگ خدمت کے بارے میں کہتے ہیں کہ زمین بہت سخت ہے اور ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے، لیکن ذرا رُکیے اور دانی ایل کی حیثیت کے بارے میں سوچئے۔ وہ نہ صرف ایک غلام تھا بلکہ اسیری میں لایا گیا عبرانی غلام تھا جس کو دوسری قوم نے شکست دے کر اپنا غلام بنایا تھا۔

اس کے لئے زبان نئی تھی۔ وہاں بت پرستی کی جاتی تھی پھر بھی اس نے وہاں خداوند زندہ خدا کے لئے کھڑے ہوکر دکھایا اور چمکنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی جوانی کی تازگی خداوند کے لئے وقف کردی اور آخری دم تک وفاداری میں چلتا رہا۔ غور کیجئے کہ جو افراد بھی دنیا پر نام پیدا کرنے والے ہوئے ہیں وہ سب انتہائی برے حالات سے گزرے ہیں۔ انہوں نے تاریکی کے ایام میں چمک کر دکھایا یعنی نام روشن کیا ہے۔ یوسف کی زندگی پر غور کیجئے وہ اسمائیلیوں کے ہاتھوں مصر میں بیچا گیا مگر وہ اپنے خدا کو بھی اپنی غلامی میں ساتھ ہی لے گیا۔ اور دانی ایل کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ اس نے ایمان کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھا چاہے وہ اپنی قوم میں سے نکال کر ایک بت پرست قوم کے درمیان اسیری میں لایا گیا تھا۔ تو بھی وہ ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتا ہے اور خدا بھی اس کے ساتھ وفاداری سے کھڑا رہتا ہے۔ ذرا موسیٰ پر غور کیجئے وہ مصر کے اعلیٰ اور عجیب محلوں (قصروں) کو چھوڑ کر اپنی رد کی ہوئی، مظلوم اور غلام قوم کے ساتھ کھڑا ہونا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر کسی کو خدمت میں سخت زمین کا سامنا ہے تو موسیٰ سے بڑھ کر نہیں، مگر وہ بجھا نہیں رہا بلکہ نام روشن کر دیا کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کا وفادار رہا۔ ایلیاہ تو ہم سے کہیں زیادہ تاریک دور میں رہ رہا تھا۔ اس کی تمام قوم بت پرستی پر مائل ہورہی تھی۔ اخی رَب بادشاہ اور اس کی ملکہ اور تمام درباری افراد بھی زندہ خدا کی عبادت کو چھوڑ چکے تھے پھر بھی ایلیاہ قائم رہا اور برے اور تاریک دنوں میں نور بن کر چمکتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کیسے اس کا نام تاریخ میں سنہرے حروف میں چمکتا ہے! یوحنا اصطباغی کے بارے میں سوچئے، پہلے میں سوچتا تھا کہ کاش میں بھی نبیوں کے زمانے میں ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا لیکن میں نے جلد ہی اس خیال کو ترک کر دیا۔ کیونکہ جب بھی کوئی نبی ظاہر ہوا اس وقت چاروں طرف تاریکی کا راج ہوتا تھا اور زندہ خدا کی کلیسیاء اس جہان کے جھوٹے خدا کی طرف مائل ہوچکی ہوتی تھی۔ ایسے ہی ایک وقت میں یوحنا اسطباغی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن تقریباً بیس صدیاں گزارنے کے باوجود آج بھی آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اس کا نام کیسے چمکتا ہے۔ ہزاروں برس گزارنے کے باوجود دنیا آج بھی بیابان میں منادی کرنے والے یوحنا اصطباغی کے نام سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کو دھتکارا گیا مگر وہ سب مخالفین پر غالب آیا اور خدا کی خدمت میں مگن رہا اور جب تک کلیسیاء اس دنیا میں موجود ہے تب تک اس کا نام اور کام بہت ادب اور احترام سے یاد کیا جاتا رہے گا۔

اب ہم آپ کی خدمت اور زمین کی سختی کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ پَولُس نے کس طرح خدا کا نام روشن کیا جو بت پرست اقوام میں پہلا رسول تھا اور ان میں اس زندہ خدا کی منادی کرتا تھا جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا کہ وہ ایک خوفناک موت مر کر دنیا کو بچالے۔ لوگوں نے اس کی منادی، باتوں اور تعلیم کا مضحکہ اڑایا مگر وہ مسیح

مصلوب کی خوشخبری کی منادی کرتا رہا۔ اس دور کے لوگ اسے صرف ایک خیمہ دوزی کرنے والا سمجھتے تھے، مگر آج ان لوگوں کے نام کا بھی کسی کو علم نہیں جو پَولُس کو ستاتے تھے یا وہاں موجود تھے، چاہے امیر ہوں یا قریب، جب تک کہ ان کا نام پَولُس کے ساتھ کسی طرح سے وابستہ نہ ہو۔

## خدا کے لئے زندگی بسر کرنا

دانی ایل 3:12 میں کسی بھی سیاستداں کے بارے میں نہیں کہا گیا کہ وہ آسمانی روشنی کی طرح چمکیں گے۔ بابل کے سیاستدان اور ان کے نام بھلائے جا چکے ہیں نہ ہی یہ کہا گیا کہ امیر لوگ نورِ افلاک کی مانند چمکیں گے۔ زمین کے امرا جلد بھلا دیئے جاتے ہیں جان بنین جو رات کو کہانی سنانے والا تھا اس نے اپنے دور کے تمام امیروں، وزیروں اور داناؤں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ وہ لوگ اپنے لئے زندگی بسر کرتے تھے اس لئے ان کی یاد بھی جاتی رہی ہے۔ مگر وہ خدا کے لئے زندگی بسر کرتا تھا اس لئے اس کا نام اور یاد ایک میٹھی خوشبو کی مانند لوگوں کے درمیان رہے گی۔ ہمیں یہ بھی نہیں کہا گیا کہ تاجر اور کاروباری افراد نورِ افلاک کی مانند چمکیں گے۔ کیا کوئی دانی ایل کے زمانے کے کسی امیر تاجر کے نام بتا سکتا ہے؟ وہ سب اپنی موت کے چند برسوں بعد ہی بھلا دیئے گئے۔ اس دور کے بڑے بڑے فاتح کون تھے؟ صرف چند ایک کا نام بتایا جا سکتا ہے۔ ہم نبوکدنضر کا نام ضرور سنتے ہیں، مگر ہم اس کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتے، البتہ جتنا جانتے ہیں وہ سب دانی ایل نبی کے ساتھ اس کے تعلق کی بنا پر جانتے ہیں۔ وہ زندہ خدا کے لئے انوکھا نبی تھا! پچیس صدیاں گزر چکی ہیں مگر اس کا نام چمک رہا ہے اور چمکتا ہی چلا جا رہا ہے اور مزید چمک بڑھ رہی ہے۔ یہ اس وقت تک زمین پر چمکے گا جب تک کہ خدا کی کلیسیاء یہاں موجود ہے۔ **"اہل دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند اَبدالاباد روشن رہیں گے۔"** (دانی ایل 3:12) اس دنیا کا فخر اور جلال کتنا کھوکھلا اور عارضی ہے۔ جو دانا یا عقل مند ہے وہ خدا کے لئے اور ابدیت کے لئے زندگی بسر کرے گا۔ ہم اپنی ذات سے باہر نکل کر خدا کے کام اور خدا کے لوگوں کے لئے کام کریں گے امثال 30:11 میں ہم پڑھتے ہیں کہ **"جو دانش مند ہے روحوں کو بچاتا ہے۔"**

کوئی بھی مرد، عورت یا بچہ کسی بھی عمر میں خدا کے لئے زندگی بسر کرتا اور صرف ایک روح کو بچا لیتا ہے اس کی زندگی کبھی بھی بے فائدہ، رائیگاں یا نقصان میں نہیں جائے گی۔ وہ اپنے زمانے کے ہر طاقتور، عالم و فاضل کو پیچھے چھوڑ جائیں گے اور بہتی ندی کی مانند بہتے چلے جائیں گے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔

## روشن ہونے کی پکار / چمکنے کے لئے پکار

خدا نے ہمیں یہاں منور ہونے یعنی چمکنے کے لئے رکھا ہے۔ اس نے ہمیں یہاں دنیاوی رتبہ یا دولت حاصل کرنے یا صرف کاروبار کرنے، لین دین کرنے کے لئے نہیں رکھا، اگر ہم مسیحی ہیں تو یہ دنیا ہمارا مستقل گھر نہیں بلکہ ہمارا گھر آسمان پر ہے۔ خدا نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے کہ ہم اس تاریک دنیا کو روشن کریں۔ مسیح خداوند نے آسمان پر جانے سے پہلے اپنے شاگردوں سے کہا کہ،

**"تم دنیا کا نور ہو۔ تم میرے گواہ ہو، جائو اور سب قوموں کو تاریکی میں پڑی ہیں ان کو انجیل کی روشنی دو۔"**

جس طرح دانی ایل کو بابل میں چمکنے کے لئے بھیجا گیا ویسے ہی ہمیں اپنے اپنے علاقے میں چمکنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس لئے کوئی مرد کوئی عورت یہ ہرگز نہ کہے کہ میری کوئی حیثیت نہیں جیسے کہ دوسرے لوگوں کی حیثیت ہے، خدا صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی توفیق کے مطابق اپنے رتبے کو استعمال کریں۔ شروع میں تو دانی ایل کی بھی بابل میں کوئی حیثیت نہیں تھی مگر بعد میں خدا بڑھاتا گیا کیونکہ وہ وفادار تھا اور جو کچھ اس کے پاس تھا اس نے اسے استعمال کیا۔ یاد رکھیئے کہ ایک چھوٹی سی روشنی بھی گہری تاریکی میں خوب مددگار ہوتی ہے۔ صرف ایک شمع کو تاریک ہال کے درمیان میں رکھ دیجئے وہ تقریباً تمام ہال میں کافی روشنی کر دے گی۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یاد رکھنا ہے کہ ہماری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکنی چاہیے۔ آپ کو روشنی کو چمکانا نہیں یہ کام ہمارا نہیں بلکہ ہمیں صرف پہلے سے موجود نور کو چمکنے دینا ہے۔ میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا جو سمندر میں سفر کرنے سے ڈرتا تھا مگر ایک بار اس کو سفر کرنا پڑا اور وہ کافی بیمار ہو گیا۔ اس دوران اس نے سنا کوئی شخص سمندر میں گر گیا ہے اور ڈوب رہا ہے۔ کافی اندھیرا تھا اس نے سوچا کہ میں کیسے ان کی مدد کر سکتا ہوں تاکہ ڈوبتے ہوئے کو بچایا جا سکے۔ اس نے ایک جلتی ہوئی مشعل پکڑ لی اور اوپر کر لی اور اس روشنی کی مدد سے ڈوبتے ہوئے شخص کو بچا لیا گیا۔ یہ گواہی بچائے گئے شخص نے خود بتائی کہ وہ نیچے کی طرف جا رہا تھا اور زور لگا کر اوپر آنے کی کوشش کر رہا تھا اور تھوڑا اوپر آیا مگر وہ کسی کو نظر نہیں آیا اور پھر نیچے کی طرف جانے لگا۔ پھر اس نے دوسری بار اور شاید آخری بار اوپر آنے کی کوشش کی اسی وقت کسی نے روشنی کی جو سیدھی مجھ پر پڑی اور اسی وقت ایک ملاح نے اسے دیکھ لیا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور اوپر کشتی میں کھینچ لیا یوں اس کی جان بچ گئی۔ روشنی کو اوپر کی طرف اٹھانا شاید کسی کے لئے معمولی سی بات ہو مگر اس کی وجہ سے ایک شخص کی جان بچ گئی، جو بہت بڑی بات ہے، اگر آپ کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے تو صرف روشنی کو اوپر اٹھا دیجئے تو کوئی بھی مسکین، کمزور، دکھی اور ہلاک ہونے والی جان بچائی جا سکے گی اور ہلاکت میں نہیں پڑے گی۔ اس لئے

انجیل کی مشعل کو تھام لیجئے اور تاریک گھروں میں اس کو بلند کیجئے تا کہ ان کو علم ہو جائے کہ مسیح اس دنیا کے لوگوں کو بچانے والا نجات دہندہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ روحوں کو جیتنے کے لئے ہمیں ان کے لئے شدید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ مجھے اس مسیحی کے بارے میں علم نہیں جو خود تو نجات پا چکا ہو اور اسے دوسروں کی نجات کی فکر نہ ہو۔ آپ یہ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ ہم جس گڑھے سے نکل کر آئے ہیں دوسروں کو اس میں سے نکالنے کی فکر نہ کریں۔ کیا آپ نہیں چاہیں گے کہ شراب میں متوالے ہونے والے شراب چھوڑ دیں اور نجات پائیں؟ اس طرح ہر گناہ میں پھنسے ہوئے کو بچانے کی کوشش نہ کریں گے؟ لیکن آپ کو سوچنا ہے کہ آپ نے یہ سب کیسے کرنا ہے تا کہ آپ کی روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے۔

## ٹھوکر کھانے کا سبب مت بنیئے

کسی بڑے شہر میں ایک گلی کے کنارے ایک نابینا فرد اپنی لالٹین کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے پاس جا کر پوچھا کہ آپ خود تو نابینا ہیں مگر آپ نے لالٹین جلا کر پاس کیوں رکھی ہوئی ہے جب کہ وہ آپ کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس نابینا نے مسکرا کر جواب دیا: یہ میں نے اس لئے رکھی ہے کہ کوئی میرے ساتھ ٹھوکر کھا کر گر نہ پڑے۔'' عزیزو! اس بارے میں سوچیئے کہ ایک شخص بائبل مقدس پڑھتا ہے لیکن سینکڑوں افراد آپ کو اور مجھے پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں زندہ کتابِ مقدس بننے کی ضرورت ہے۔ پَولُس نے اسی لئے کہا کہ ہمیں مسیح کے زندہ خطوط بننے کی ضرورت ہے کیونکہ سب کچھ پیغامات میں سیکھایا نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے ہماری زندگی مسیح کی منادی کرنے والی ہونی چاہیے۔ اگر ہماری زندگی سے انجیل کی پاکیزگی ظاہر نہ ہوگی تو لوگ مسیح کے لئے جیتے نہیں جا سکتے۔ کیونکہ انجیل کی محبت کا اظہار صرف الفاظ سے نہیں بلکہ کردار سے بھی ہوتا ہے۔

## روشنیاں جلتی رہیں

آیئے روشنی کو اس کی صحیح جگہ پر رکھیں تا کہ دنیا جان سکے کہ مسیحیت کوئی دھوکہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یونانی کھیلوں میں ایک کھیل تھا جس میں مرد جلتی مشعل ہاتھ میں پکڑ کر دوڑتے تھے۔ وہ مذبح سے مشعل جلاتے اور پھر ایک خاص فاصلے تک دوڑتے تھے بعض اوقات گھوڑے پر سوار ہوتے تھے۔ اور جس فرد کی مشعل آخر تک جلتی رہتی وہ جیت جاتا اور انعام پاتا لیکن جس کی مشعل بجھ جاتی وہ ہار جاتا۔ کیا ہمیں دس کنواریوں کی تمثیل یاد آ رہی ہے؟ کتنے ایسے ہیں جو بڑھاپے میں اپنی روشنی اور خوشی کھو بیٹھے ہیں۔ پہلے وہی اپنے خاندان میں روشنی رکھنے والے اور روشنی دینے والے تھے۔ وہ کلیسیاء میں اور سنڈے اسکول میں بھی روشن تھے۔ مگر ان کے اور خدا کے درمیان شاید دنیا یا اپنی ذات آ گئی۔ اور ان کی روشنی بجھ

گئی۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہے تو پھر بھی موقع ہے آپ اپنے نجات دہندہ کے مذبح کے پاس آجایئے اور اپنی مشعل کو دوبارہ سے روشن کر لیجئے تا کہ آپ ابھی بھی تاریک گھروں، گلیوں، اور صفوں میں جا کر انجیل کی روشنی دینے والے بن سکیں۔ آپ نے سوچنا ہے کہ آپ اپنے حالات میں یہ سب کیسے کریں گے اور کون کون ہے جس تک آپ انجیل کی روشنی لے کر پہنچ سکتے ہیں۔

## دوررس اور دیرپا اثرات

اگر ہم صرف ایک روح کو مسیح کے لئے جیت جائیں تو ہم ایک ایسی ندی کا آغاز کر دیں گے جو ہمارے جانے کے بعد بھی بہتی رہے گی۔ پہاڑ کے اوپر ایک چھوٹا چشمہ پھوٹتا ہے جس میں سے بیل بھی آسانی سے پانی پی سکتا ہے مگر نیچے آتے آتے وہ اور چشموں کو ساتھ ملا لیتا ہے جو ایک بڑی ندی کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر وہ آگے بڑھ کر ایک تند و تیز بڑے دریا کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جس کے کنارے شہر گاؤں اور قصبے آباد ہوتے ہیں جہاں ہزاروں زندگیاں بستی ہیں۔ اس کے ہر طرف ہریالی اور کاشتکاری ہوتی ہے اور اس کے وسیلے دور دراز تک تجارت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر صرف ایک روح کو جیتیں گے تو مسیح کے وسیلے وہ ایک سو افراد کو جیت سکتا ہے۔ اس لئے ایک چھوٹی ندی بہتے بہتے بڑے دریا کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور ابدیت کے لئے بہت سا کام کرتا جاتا ہے۔

پاک کلام میں بہت سے لوگوں کا ذکر ہے جو صرف زندہ رہے اور پھر مر گئے۔ گود اور گور قریب آ گئے یعنی انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ کہیں مسیحیوں کے بارے میں بھی ایسا کچھ تو نہیں کہ وہ پیدا ہوئے اور پھر مر گئے کیوں کہ ان کی قبر کا کتبہ یہی کہہ رہا ہے لیکن اس دوران انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ لیکن حقیقی مسیحیوں کے بارے میں ایسا نہیں ان کی قبر کا کتبہ کچھ بھی کہے ان کے کام کے وسیلے وہ ابد تک زندہ رہتے ہیں اور روحیں ان کی بچائی ہوئی ایک جان کے وسیلے اور پھر مزید آگے بچتی چلی جاتی ہیں۔ وہ لوگ دانی ایل ایک کو ابھی تک دفنا نہیں سکے۔ اس کی متاثر کن زندگی آج بھی بہت سی زندگیوں کو بچانے کا وسیلہ ہے۔ آپ موسیٰ ایلیاہ، یسعیاہ، یرمیاہ، تمام انبیاء، رسولوں، اور پولُس کو دفنا نہیں سکتے وہ اپنے دور کی نسبت آج زیادہ موثر طریقے سے روحوں کو جیتنے کا کام کر رہے ہیں۔ کیا وہ جان ہاورڈ کو دفنا سکتے ہیں جس کو یورپ کے مختلف قید خانوں میں جانا پڑا؟ یا ہنری مارٹن، ولبرفورس یا جان بنین کو مارا جا سکتا ہے؟ وہ اپنی زندگی خدا کے لئے جیتے رہے اس لئے وہ دلوں سے نکالے نہیں جا سکتے۔ کیا ویزلے یا وائٹ فیلڈ مر گئے ہیں؟ ہرگز نہیں ان عظیم خدام کا کام پہلے کی نسبت اب زیادہ موثر ہے۔ کیا جان ناکس مر گیا؟ آپ اسکاٹ لینڈ کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں وہاں آپ کو اس کی روشنی نظر آئے گی۔ خدا کے یہ اور بے شمار خادم جن سے شاید ہم واقف نہیں وہ سب زندہ رہیں گے لیکن مرے تو

صرف وہی مرے جوان کے خلاف تھے یا خلاف ہیں۔ انہوں نے خداوندزندہ خدا کے لئے زندگی بسر کی اس لئے وہ نہ صرف اس دنیا میں چمک رہے ہیں بلکہ وہ آنے والی دنیا میں بھی زیادہ روشن اور چمکدار رہوں گے۔ بائبل مقدس کے الفاظ کتنے سچے ہیں۔''اہلِ دانش نور فلك كى مانند چمكيں گے اور جن كى كوشش سے بہتيرے صادق ہو گئے ستاروں كى مانند ابدالآباد روشن رہيں گے۔'' (دانی ایل(12:3)۔اب! آپ کا وقت ہے! آپ کا دور ہے کہ آپ کی روشنی چمکے۔ دنیا کے لئے نہیں بلکہ خداوند زندہ خدا کے لئے زندگی بسر کریں، اہل دانش بنیں اور خدا کے لئے روحیں جیتنے والے بن جائیں آپ نے سوچنا ہے کہ کیسے؟ وقت بہت نزدیک ہے!

بہت سے لوگ مسیح کو قبول کرنے کے بعد واپس لوٹ جاتے ہیں اور اگر پاک روح ان پر نہ اترے تو ان کا انجام انتہائی بھیانک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کا مذاق اڑاتے ہیں، ٹھٹھا بازی کرتے ہیں۔ جیسے شیطان پہلے تو سب سے اعلیٰ فرشتہ تھا مگر شیطان بن کر وہ بے انتہا برا بن گیا ہے۔ اسی طرح جو واپس پلٹ جاتے ہیں وہ پہلے سے بھی زیادہ برے ہوجاتے ہیں۔ لیکن جب خدا اپنے روح کو انڈیلتا ہے تو پتھر دل بھی موم ہوجاتے۔

# مسیح کی محبت جو بیان سے باہر ہے

## The Love of Christ Which Passeth Knowledge

''مسیح کی محبت جو جاننے (بیان) سے باہر ہے۔''(افسیوں 19:3)

ہر ایک کے لئے مسیح کے پاس اتنی محبت ہے جیسے کہ آسمان یا زمین پر اس کی محبت میں شریک ہونے کے لئے کوئی دوسرا وجود ہی نہ ہو۔ اور میں چاہتا ہوں کہ وہ آسمانی دلہا آپ میں سے ہر ایک سے کہے، ''میں تُجھ سے پیار کرتا ہوں۔'' کیونکہ وہ آپ کی اس طرح سے فکر کرتا ہے گویا آسمان یا زمین پر آپ کے علاوہ کوئی انسان یا فرشتہ نہ ہو۔ ہم حوالہ میں پڑھ سکتے ہیں کہ مسیح کی محبت بیان سے باہر ہے۔ اگر یونانی متن کی بات کی جائے تو وہاں لکھا ملتا ہے کہ اس کی محبت تمام انتہاؤں کو پار کرگئی ہے۔ یعنی لا انتہا ہے۔ مسیح کی محبت مجھ سے، آپ سے اور ہر ایک سے لا انتہا ہے۔ مسیح کی دلی محبت پورے طور پر یعنی لامحدود دل کی لامحدود محبت آپ کے لئے اب میسر ہے۔ جیسے پورے سورج کی روشنی ایک جگنو کے چمکنے کے لئے میسر ہے یا ایک پورا دریا کنارے پر اُگے چھوٹے سے پھول کے لئے میسر ہوتا ہے۔ مسیح یسوع جو انسان کی ہمدردی اور دردمندی کے ساتھ خدا کی لازوال ولامحدود صفات کا مجموعہ تھا اس نے تھکے ماندوں، مسکینوں، ٹھکرائے ہوؤں اور گناہگاروں سے اپنی پوری قوت،

قدرت اور نرمی کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ جو ہماری سمجھ سے بالکل باہر ہے مگر پھر بھی ہم اسے جان سکتے ہیں۔ اب اس الٰہی بھید کو سمجھئے کہ مسیح کی محبت (بیان) سمجھ سے باہر ہے مگر ہم اسے جان بھی سکتے ہیں۔

## یہ بیان سے باہر ہے

ہمیں یہ ایمان لانے کے لئے تیار ہونا ہے کہ خدا ہمیشہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ چاہے ہم کوئی بھی طریقہ اختیار کر کے خدا کی محبت کی گہرائی کو جانیں مگر اس کی دوسری تمام صفات کی طرح اس کی محبت بھی ہمیں بہت پیچھے چھوڑ جاتی ہے اور ہم اپنی محدود سوچ اور ناواقفیت میں ہی الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ کیا یہ اچھا نہیں کہ یہ ایسا ہے؟ کیا آپ یہ نہیں سوچتے کہ فطرت کی عظمت کہیں قریب سے یا محدود فاصلے سے نہیں آسکتی کیونکہ اتنی زیادہ عظمت کے لئے لامحدود فاصلہ اور لامحدود وسعت ہونی چاہیے؟ رات کے وقت اوپر دیکھنے سے کون سی چیز آپ کو عظمت کا احساس دلاتی ہے؟ کیا یہ لامحدود وسعت کے بارے میں تصور نہیں؟ آپ کے بچے سمندر کنارے جانا کیوں پسند کرتے ہیں؟ کیا یہ فاصلے اور جگہ کا بہت دور افق پر ملنے کا تصور نہیں؟ اسی طرح برفانی تودے کا نیلا پن بھی عجیب اور انوکھی سفیدی کا احساس دلاتا ہے۔ تو سوچئے کہ مسیح کی محبت ان سب سے بے حد اور بے انتہا زیادہ ہے اور یہ احساس کتنا سکون واطمینان بخشنے والا ہے کہ ہمیں اس عظیم ترین اور لامحدود محبت سے چاہا گیا ہے۔ آپ اس میں گہرے طور پر اترتے ہیں اور مزید اترتے چلے جاتے ہیں مگر یہ پھر بھی آپ کی سوچ سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔ اب صرف دو حوالہ جات کے ذریعے ہم جانیں گے کہ ہم کیسے اس محبت کو پورے طور پر جان نہیں سکتے۔

**"اپنے ان لوگوں سے جو دنیا میں تھے جیسی محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا رہا۔"** (یوحنا 1:13)

اکثر اس حوالہ کے ذریعے تصور لیا جاتا ہے کہ شاید یسوع اپنی جسمانی زندگی کے آخر تک محبت رکھنے کی بات کر رہا ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اس نے حد درجہ محبت کی۔ یعنی جس حد تک محبت کی جاسکتی تھی اس کی انتہا تک محبت کی۔ یعنی اس نے محبت کی انتہا کر دی اب مزید اس سے بڑھ کر محبت نہیں کی جاسکتی۔ یعنی مسیح نے محبت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کر دیا اب مزید کوئی پہلو باقی نہیں رہا۔

دوسرا حوالہ کچھ یوں ہے، **"جیسے باپ نے مجھ سے محبت رکھی ویسے میں نے تم سے محبت رکھی۔ تم میری محبت میں قائم رہو۔"** (یوحنا 9:15) کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ مسیح نے آپ سے کتنی محبت رکھی؟ آہ! میرے عزیز اس سے قبل کہ آپ اس ریاضی میں مہارت حاصل کریں آپ کو حساب کا ایک اور طریقہ سیکھنا ہوگا۔ پہلے مجھے خدا باپ کی بیٹے سے محبت کے بارے میں بتایئے پھر میں بھی آپ

کو بیٹے کی آپ سے محبت کے بارے میں بتا سکوں گا۔ کیا آپ یسوع کی محبت پر تعجب کرتے ہیں کیونکہ ہم گناہگار، کمزور اور ناواقف لوگ ہیں؟ کیونکہ ہماری قوتیں، سوچیں اور تصورات انتہائی محدود ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہم لوگ پاکیزہ بھی نہیں ہیں۔ اس لئے اس قابل بھی نہیں اس کی محبت کو جان سکیں۔ جتنا پاکیزہ ہم ہوں گے اتنا اس کی محبت کو جانیں گے۔ ورنہ ہم صرف اور صرف دھند میں دیکھنے والے کی مانند ہوں گے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک خاموش کھڑا رہے اور اپنے آپ سے کہے کہ یہ اطمینان کا احساس نہیں بلکہ خدا کی محبت ہے۔ کیونکہ خدا ہر حال میں مجھ سے پیار کرتا ہے ورنہ صرف ہماری اچھائی اور نیکی پر ہمیں اطمینان ہوجاتا۔ اس کے علاوہ یہ صرف شفقت کا احساس ہی نہیں ہے بلکہ یہ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ خدا نے ہم سے مسیح یسوع کے وسیلے ایسی محبت رکھی جو سمجھ سے (بیان سے) باہر ہے۔ شاید آپ اس کو محسوس نہ کریں، مگر آپ کو ایمان ضرور رکھنا ہے۔ شاید آپ کوئی ردِ عمل بھی ظاہر نہ کر پائیں مگر اس سے یہ محبت کم نہیں ہوسکتی۔ زمین چاہے بادلوں میں چھپ جائے تو بھی اس سے سورج کی روشنی کو فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح مایوسی، ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، آزمائش، یا کمزوری کچھ بھی خدا کی اس محبت کو جو اس نے مسیح یسوع کے وسیلے ہم سے رکھی ہے وہ کبھی تبدیل نہیں کرسکتے۔ خدا اپنے پیار کرنے والوں کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دے گا۔

خدا کے بندے فلے ویل (1630 تا 1699) نے ایک بار لکھا کہ وہ گھوڑے پر سفر کرتے ہوئے کہیں جارہے تھے اور اکیلے ہی تھے کہ اچانک ان کو انتہائی محبت اور چاہت اور خدا کی حضوری کا شدید احساس ہونے لگا یہاں تک کہ وہ سفر، راستے، اور اردگرد گاؤں کے تمام ماحول کو ہی بھول گئے۔ اور ان کا گھوڑا اسی جگہ رُک گیا اور وہ کہتے ہیں کہ شاید آسمان پر بھی مجھے ایسی محبت کا احساس نہ ہوتا جو اس وقت ہوا تھا۔ اور پھر وہ اسی طرح اپنے کمرے میں چلے گئے جو قریبی سرائے میں تھا اور وہاں رات بھر یہ سلسلہ جاری رہا اور انہوں نے روح میں ایسی باتیں دیکھیں جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھیں۔

خدا ہم سے ہر ایک کو بہت کچھ دکھانا اور بتانا چاہتا ہے مگر ہم اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ پاک روح کی بڑی لہر ہمارے پاس سے گزر بھی جاتی ہے اور اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے کرتے ہم بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔

**اگرچہ خدا کی محبت سمجھ سے باہر ہے۔ تو بھی ہم اسے جان سکتے ہیں۔** فرض کیجئے کوئی شخص کسی قطعہء اراضی کو خرید کر اس پر آبادکاری کرتا ہے اور وہ کئی مربع میل کی اراضی پر محیط رقبہ ہے جس کے بارے میں وہ جانتا ہے لیکن اس کی تمام وسعت سے وہ پورے طور پر واقف نہیں۔ البتہ زمین کی زرخیزی کے بارے میں وہ کچھ جان گیا ہے کیونکہ اس نے کچھ حصہ کاشت کیا ہے۔ پھر وہ اپنے گھرانے کے لئے ایک چاردیواری اور گھر کا انتظام کرتا ہے اور چند ہفتوں کے

بعد بیوی سے کہتا ہے کہ میں ذرا اپنی اراضی کا جائزہ لینے جارہا ہوں۔کبھی میدان میں سے گزرتا ہے اور کبھی پہاڑ پر چڑھتا ہے اور دور دور تک حدِ نگاہ اسے زمین اور دریا اور اس کا چمکتا پانی اور خوبصورت وادی اور اونچے اونچے درخت نظر آتے ہیں اور یہ سب کچھ اس کا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ اسے اپنی جائیداد کے بارے میں کتنا تھوڑا علم ہے۔ پھر وہ بیوی سے آکر کہتا ہے کہ اس سے پہلے کہ ہم بوڑھے اور کمزور ہوجائیں ہمیں اپنے گھر کے اردگرد کاشت کاری کرنا چاہیے اور ہر سال اس میں اضافہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہم اپنی جائیداد اور ملکیت کو زیادہ سے زیادہ سمجھتے اور جانتے جائیں۔ اے میرے عزیزو! ہم سب خدا کی محبت کے براعظم پر آبادکاروں کی مانند ہیں۔ہم سب اس ملکیت اور جائیداد کے بارے میں بہت تھوڑا جانتے ہیں۔اور ہم اس سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔مگر ہم اس کی حدود اور وسعتوں کو کبھی بھی پورے طور پر نہیں جان پائیں گے کیونکہ اس کی کوئی حد نہیں، کوئی رُکاوٹ نہیں، اور نہ ہی کوئی اختتام ہے۔ہم صرف اس عمدہ محبت کی پیروی کرسکتے ہیں تاکہ اس سے لُطف اندوز ہوں اور خوب فائدہ اٹھاسکیں۔

## تعلیمی لحاظ سے ہمیں پہلے اس کو جان لینا چاہیے

کلامِ خدا کے مسلسل اور گہرے مطالعے سے ہم خدا کی محبت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جان سکتے ہیں اور یہ انتہائی عمدہ بھی ہے۔ جو شخص خدا کی تعلیم کی حقارت کرتا ہے اس کی بات پر یقین نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جیسے جسم کو کھڑا رکھنے کے لئے ہڈیوں کی ضرورت ہے ویسے ہی خدا کے کلام کی تعلیم ہماری روحانی اور اخلاقی زندگی کے لئے انتہائی اہم ہے۔جس طرح مادی دنیا کے لئے شریعت کی ضرورت ہے ویسے ہی روحانی زندگی کے لئے خدا کے کلام کی تعلیم ہے۔اس لئے خدا کے فضل کے کلام یعنی انجیل کے کلام کو خوب اچھی طرح سیکھیئے اور اس پر قائم ہوجایئے۔ اور اگر آپ زیادہ وقت بائبل مقدس کے مطالعے میں صرف کرسکتے ہیں تو پھر ساتھ میں درست اور مضبوط تعلیم دینے والی کتب کا مطالعہ بھی کریں تاکہ آپ خدا کی محبت اور اس کے مختلف پہلوؤں کو بہتر طور پر جان سکیں۔ اور ان اصول وضوابط کو بھی جان سکیں جن کے ذریعے خدا کی محبت اثر انداز ہوتی اور عملی طور پر اپنائی جاتی ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ خدا کی قربت اور نزدیکی میں تیزی سے بڑھتے ہیں اور آپ کی زندگی خدا کی تعلیم اور محبت کا عمدہ اظہار کرتی ہے۔

## ہمیں خدا کی محبت پر غور وفکر کرنا چاہیے

میں آئزک اینڈریوز کے بارے میں پڑھ رہا تھا، اور ڈاکٹر کیلمی ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ شمالی برطانیہ میں ایک زبردست خادم تھے اور انہوں نے ایک کتاب بنام "یسوع کو تکتے رہنا" لکھی جو بہت عمدہ اور شریں کتاب تھی۔ان کی عادت تھی کہ وہ سال کے گیارہ

مہینے خدمت کرتے اور منادی کرتے تھے مگر بارہویں مہینے میں گھر کے قریب ایک چھوٹی چھونپڑی میں وقت گزارتے تھے تاکہ وہ بلا رکاوٹ خدا کی محبت پر غور وفکر کر سکیں۔ آپ کو یاد ہی ہوگا کہ سموئیل ردرفورڈ نے کیا کہا جب انہیں قید خانے میں ڈالا گیا؟ کہ، ”میرے دشمن سوچتے ہیں کہ انہوں نے مجھے قید خانے میں ڈال دیا ہے بلکہ انہوں نے تو مجھے خداوند بادشاہ کی ضیافت میں ڈالا ہے تاکہ اس کی محبت کا جھنڈا ہمیشہ مجھ پر لہراتا رہے۔“

## ہمیں مسیح کی محبت کا تجربہ کرنا چاہیے

ہمیں اپنی زندگی میں خدا کی محبت کے ڈور کے نانوں بانوں کو سمجھنے کے لئے رُوحانی امتیاز کی دعا کرنی چاہیے۔ ”دانا ان باتوں پر توجہ کرے گا اور وہ خداوند کی شفقت پر غور کریں گے۔“ (زبور 43:107) جب آپ اس زبور کا مطالعہ سمجھ کر کرتے ہیں تو آپ کو وہاں طوفان کے بارے میں پتہ چلے گا، اور بیابان میں سفر طے کرنے کے بارے میں جانتے ہیں، اور اسی طرح پانچ مختلف قسم کی صورتحال نظر آتی ہے۔ اور زبور کے آخر میں زبور نویس بڑی عمدگی سے نچوڑ پیش کرتا ہے کہ، ”اگر کوئی خداوند کی محبت کا تجربہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کا تجربہ طوفان میں، بیابان میں، صحراؤں میں حتیٰ کہ قید خانے میں اس کی محبت کا تجربہ کرسکتا ہے۔ اس لئے اب وقت آن پہنچا ہے کہ ہم خدا کی حضوری میں دعا کریں تاکہ خدا کی محبت کا اپنے دلوں میں بھی عمدہ تجربہ کرسکیں۔ آپ کاغذ قلم اٹھائیے اور خدا کی محبت کے جو تجربات آپ کی زندگی میں ہوئے ان کی زیادہ سے زیادہ فہرست بنتی چلی جائے گی۔ جیسے جان بنین اپنی تصنیف ”مسیحی مسافر“ میں لکھتے ہیں کہ جتنا آپ اس میں بڑھتے ہیں اتنا ہی ہم ایک دوسرے کے نزدیک آتے ہیں۔ اور جو شخص ذہنی دباؤ میں ہے وہ میرا بتایا کلیہ استعمال کرے اور ہر روز ہونے والے تجربات کو لکھتا جائے، آپ یقین کیجئے کہ آدھے رستے میں ہی آپ کاغذ قلم پھینک کر اپنے خدا کی محبت سے معمور ہوجائیں گے اور چلا اٹھیں گے کہ یہ حقیقت واقعی بیان اور سمجھ سے باہر ہے۔

## آخر میں دردمندی

کیپلر جو عظیم خلاباز اور ستاروں کے بارے میں ہمیں بہت سا علم دینے والے سائنسدان ہیں، انہوں نے ایک دن دعویٰ کیا کہ میں نے گھنٹوں آسمان کا جائزہ لیا ہے اور یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ ”یہ سب دیکھ کر مجھے خالق کے بارے میں ہی سب سے پہلے سمجھ میں آیا ہے۔“ جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے قربانی دیتا ہے تو ہمیں خدا کی محبت ہی سب سے پہلے سمجھ آتی ہے۔ جب بھی آپ کسی کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں جو اس کا حقدار نہیں، یا دوسروں کی شرمندگی آپ خود اٹھا لیتے ہیں تاکہ کھوئے ہوؤں کو بچائیں تو مسیح کی محبت کا احساس فوراً اجاگر ہوتا ہے۔ ہم ہر روز خدا کی محبت کا تجربہ

گہرے طور پر کرتے چلے جاتے ہیں۔ابرہام کے بارے میں سوچیئے جس نے خدا کی محبت کا زیادہ گہرا تجربہ اس وقت کیا جب وہ کوہِ موریاہ پر اضحاق کو قربان کرنے کے لئے چڑھا اور پھر خدا نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔شاید کچھ لوگ جو یہ پڑھ رہے یا سن رہے ہیں وہ سوچیں کہ خدا ہم سے پیار نہیں کرتا۔لیکن میری دعا ہے کہ آپ یہ حوالہ یاد رکھ سکیں۔

**"جو محبت خدا کو ہم سے ہے اس کو ہم جان گئے اور ہمیں اس کا یقین ہے۔"** (ا۔یوحنا16:4)

خدا کی محبت کی مضبوط ترین چٹان جو ہماری نجات اور برکات کا باعث ہے جب وہ ہماری زندگی میں آجاتا ہے تو ہم میں ہر طرح کی مشکلات، مبہم اور تکلیف دہ حالات سے دوچار ہونے کا حوصلہ کر لیتے ہیں۔خدا کے بیٹے کی محبت نے کبھی مجھے ناکام، شرمندہ یا پریشان نہیں ہونے دیا۔اس لئے صرف ایک ہی حوالہ ذہن میں آتا ہے کہ **"خدا کی محبت سمجھ سے بالکل باہر ہے۔"** اب یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ **"تیری راہ سمندر میں ہے، تیرے راستے بڑے سمندروں میں ہیں اور تیرے نقشِ قدم نا معلوم ہیں۔"** (زبور19:77)۔اب آپ سوچیئے کہ آپ کہاں اور کیسے ان عظیم کاموں کی وضاحت کر پائیں گے؟ آپ ہمیشہ اس کی پیروی نہیں کر سکتے کہ وہ کہاں کہاں سے گزر رہا ہے۔صرف آپ یقین رکھتے ہیں کہ اس کی محبت سمجھ سے بالکل باہر ہے۔'' آج ہمیں محبت کے بپتسمے کی اشد ضرورت ہے۔ہم سب کو اس کی ضرورت ہے۔بہت سے تو شدید ذہنی دباؤ کی زندگی سے دوچار ہیں، وہ ہمیشہ، حسد، نفرت، غلط ارادے، شک وشبہے یا ناپسندیدگی کی سوچ سے بھرے رہتے ہیں۔ویسے یہ بھی سچ ہے کہ ہم ان کا اقرار بھی نہیں کرتے۔مگر وہ تو ہر وقت اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ساتھ ہوتے اور ہمیں اذیت دیتے رہتے ہیں۔اس کتے کی مانند جیسے ہم گھر چھوڑنا چاہتے ہیں مگر وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ چلا آتا ہے۔اسی طرح اوپر دی گئی باتیں یا عادات ہمیں مسیح کی محبت جو سمجھ سے بالاتر ہے سمجھنے سے روکنے لگتی ہیں۔اور مسیح کی ابدی محبت کو قبول کرنے میں بھی دشواری پیدا کرتے ہیں۔اس لئے ہمیں مستقل طور پر غصہ، قہر، بدگوئی، بری نیت، اور ہر طرح کی برائی کو دل سے نکالنا ہے۔کیونکہ ایسی باتوں اور عادات کا نئی پیدائش اور ابدی زندگی میں کوئی حصہ بخرہ نہیں۔ہمیں آج ہر بری نیت اور برے ارادے کو چھوڑنا ہوگا۔اس کے علاوہ جس نے ہمیں دکھ دیا، اس کو معاف کرنا ہوگا۔اور مسیح کو بتانا ہوگا کہ ہم بخوشی ایسے ذریعے بننے کے لئے تیار ہیں جو تیری محبت کو دوسروں تک پہنچا سکیں۔جب ایسا ہوگا تو ہم خدا کی لازوال محبت کو جو مسیح کے وسیلے ہم سے کی گئی ہے اسے ہم بہتر طور پر جان سکیں گے۔تب ہی شاید ہم دعویٰ کر سکیں کہ ہم پاک روح بپتسمہ یافتہ ہیں اور خدا پر ایمان رکھنے والوں کو وفاداری، دیانتداری، اور پاک روح کی محبت عطا ہوگی جو آپ سمجھیں گے فیصلہ اب آپ کو کرنا ہے۔

# پاکیزہ زندگی کی خصوصیات

## Characteristics of a Holy Life

”پاکیزگی کے طالب رہو جس کے بغیر کوئی خداوند کو نہ دیکھے گا۔“ (عبرانیوں 14:12)

**آیئے میرے عزیزو! آج ہم بائبلی پاکیزگی کی تھوڑی منظرکشی کرتے ہیں تاکہ وہ ہمارے دل ودماغ کے سامنے واضح تصویر بن جائے۔**

**پاکیزگی کا مطلب خدا کے ساتھ ہم خیال ہونا ہے، اور اس کے خیالات بائبل مقدس میں مکمل طور پر درج ہیں۔ اس کا مطلب صاف اور واضح ہے کہ خدا کے عدل وانصاف کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہونا ہے، یعنی جس چیز سے خدا نفرت کرتا ہے اس سے نفرت کرنا اور جس چیز سے وہ پیار کرتا ہے اس سے پیار کرنا اور اس دنیا کے ہر معاملے کو کلام خدا کے پیمانے پر پرکھنا ہی پاکیزگی ہے۔ یعنی جو شخص خدا کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہے۔۔ وہی سب سے زیادہ پاکیزہ زندگی گزار رہا ہے۔ پاکیزہ شخص ہر قسم کے گناہ کو رد کرتا اور ہر معلوم حکم پر عمل کرے گا۔**

اس کا دل خدا کی مرضی پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا اور اس کا دماغ خدا کی باتوں میں مگن رہے گا، اس میں دنیا کا ڈر نہیں بلکہ خدا کا ڈر زیادہ ہوگا اور وہ اس کی سب راہوں میں مسرور رہے گا۔ وہ پَولُس کی مانند یہ محسوس کرے گا، ”باطنی انسانیت کی رو سے تو میں خدا کی شریعت کو بہت پسند کرتا ہوں۔“ (رومیوں 22:7)، اور داؤد نے بھی کچھ ایسا ہی لکھا ہے، ”میں تیرے سب قوانین کو برحق جانتا ہوں اور ہر جھوٹی راہ سے مجھے نفرت ہے۔“ (زبور 128:119)۔

**پاکیزہ شخص خداوند یسوع مسیح کی مانند بننے کے لئے جانفشانی کرے گا۔**

پاکیزہ شخص نہ صرف خداوند یسوع پر ایمان سے بھری زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گا بلکہ وہ روزمرہ کی قوت اور اطمینان بھی اسی سے حاصل کرتے ہوئے خداوند جیسی سوچ رکھنے کے لئے جانفشانی بھی کرتا رہے گا تاکہ اس کی صورت اور شبیہ پر ڈھلتا چلا جائے (رومیوں 29:8)۔ وہ مسیح کی مانند دوسروں کو برداشت کرنے اور معاف کرنے کی کوشش کرتا چلا جائے گا؛ وہ کبھی خودغرض نہیں بنے گا جیسے مسیح نے بھی اپنی خوشی کو عزیز نہیں سمجھا۔ وہ مسیح کی مانند محبت سے چلنے کی کوشش کرے گا، وہ حلیمی اور خاکساری اختیار کرے گا جیسے مسیح نے بھی حلیمی اور خاکساری اختیار کی۔ وہ یاد رکھے گا کہ مسیح سچا گواہ ہے جو اپنی مرضی پوری کرنے نہیں آیا بلکہ اس کا تو کھانا پینا یہ ہے کہ باپ کی مرضی پوری کرے؛ یعنی دوسروں کی خدمت کرنے میں مسلسل اپنا انکار کرتا رہا، یعنی وہ اپنی بے عزتی کرنے والوں کے سامنے حلیم اور صابر بنا رہا، یعنی اس نے بادشاہوں کی

نسبت خدا پرست غریبوں کی زیادہ فکر کی، یعنی وہ گناہگاروں کو بچانے کے لئے رحم اور ترس سے بھرا ہوا تھا، یعنی گناہ سے نفرت کرنے میں اس نے کبھی سمجھوتا نہیں کیا، یعنی اس نے آدمیوں سے عزت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی، یعنی اس نے ہمیشہ نیکی ہی کی، یعنی وہ دنیاوی لوگوں سے الگ اور منفرد ہے، یعنی وہ مسلسل دعا میں رہا، یعنی خدا کا کام کرتے ہوئے اس نے کبھی اپنے قریبی عزیزوں کو بھی ہرگز ترجیح نہیں دی۔

پاک شخص ان تمام باتوں کو یاد رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے گا۔ وہ ان باتوں کے وسیلے اپنی زندگی کی راہوں کا درست تعین کرے گا۔ وہ یوحنا کی لکھی ہوئی بات کو ہمیشہ یاد رکھے گا، **"جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اس میں قائم ہوں تو چاہیے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا۔"** (۱۔یوحنا6:2) مبارک ہیں وہ شخص، جنہوں نے اپنا سب کچھ ''مسیح'' کو مان لیا ہے تا کہ نجات کا عمدہ نمونہ ہو! اسی طرح لوگ اگر یہ سوچنا شروع کر دیں اور اکثر اپنے آپ سے سوال کریں کہ ''میری جگہ اگر مسیح ہوتا تو کیا کرتا؟'' تو بہت سا وقت بھی بچتا اور گناہوں سے بھی بچا جا سکتا تھا۔

پاکیزہ شخص ہمیشہ حلیمی، فروتنی، نرمی، شفقت، تحمل مزاجی اور زبان کو قابو میں رکھنے کی کوشش میں لگا رہے گا۔ وہ اپنے حقوق کے لئے بہت کچھ نظر انداز کرے گا، برداشت کرے گا، صبر کرے گا، تحمل کرے گا اور شاید اپنے حقوق کے لئے آواز بھی نہیں اٹھائے گا۔ اس کی ایک روشن مثال ہم داؤد کے طرزِ عمل میں دیکھ سکتے ہیں جب شمعی نے اس پر لعنت کی (۲۔سموئل10:16) اور موسیٰ کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے جب ہارون اور مریم نے اس کے خلاف بات کی (گنتی12:3)

پاکیزہ شخص تحمل اور خود انکاری کرتا ہے۔ وہ جسمانی خواہشات کے انکار کے لئے محنت کرے گا، وہ جسمانی و نفسانی لذتوں اور رغبتوں کو صلیب پر کھینچ دے گا تا کہ وہ کبھی اس پر غالب نہ آسکیں۔ خداوند یسوع نے کیسی زبردست بات اس حوالے سے رسولوں کو سکھائی: **"پس خبردار رہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہوجائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔"** (لوقا34:21) پَولُس نے یہ کہا، **"میں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اسے قابو میں رکھتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اوروں میں منادی کر کے آپ نامقبول ٹھہروں۔"** (۱۔کرنتھیوں27:9)

پاکیزہ شخص محبت اور برادرانہ شفقت کی پیروی کرے گا: جیسا سلوک تم چاہتے ہو لوگ تم سے کریں تم بھی ویسا ہی سلوک ان سے کرو''، وہ اس سنہرے اصول کی پیروی کرنے کی کوشش کرے گا وہ لوگوں سے ویسے ہی نرم مزاجی

سے بات کرنے کی کوشش کرے گا۔ جیسا کہ وہ چاہتا ہے لوگ اس سے بات کریں۔ وہ سب کے ساتھ، ان کے بدنوں، املاک، ان کے کردار، جذبات اور روحوں کے ساتھ بھی محبت سے پیش آئے گا۔ پولُس نے یہ بھی لکھا کہ، **"جو دوسرے سے محبت رکھتا ہے اس نے شریعت پر پورا عمل کیا۔"** (رومیوں 8:13)

وہ ہر طرح کی غیبت، برائی، دھوکے، مکر فریب، اور دغابازی سے باز رہے گا۔ وہ اپنی زندگی کی ہر بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی بات کے لئے بھی خدا کی صفات کو ظاہر کرنے کے لئے جانفشانی کرے گا تا کہ سب لوگ دیکھ کر آسمانی باپ کی تمجید کریں۔ کیونکہ پہاڑی وعظ اور ا۔کرنتھیوں 13 ویں باب کو جب ہم بہت سے مسیحیوں کی زندگی پر لاگو کر کے دیکھتے ہیں تو یہی حوالہ جات عدالت میں لانے والے اور سزاوار ٹھہرانے والے نظر آتے ہیں۔

پاکیزہ شخص دوسروں کے ساتھ ہمیشہ رحم اور شفقت سے پیش آنے کی کوشش کرے گا۔ وہ ایسا کرنے میں کبھی سستی کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ وہ ہمیشہ اچھائی کرنے کی کوشش کرے گا اور کبھی بھی برائی کر کے خوشی محسوس نہیں کرے لگا۔ وہ اپنے زمانے اور آنے والی نسل کے لئے فائدہ مند بننے کی کوشش کرے گا اور روحانی پریشانیوں کو کم سے کم کرنے میں کوشاں رہے گا۔ جیسا کہ تبیتا (یعنی ڈورکس، یا ہرنی) شاگردہ اپنے دور میں تھی، کہ **"وہ بہت نیک کام اور خیرات کرتی تھی۔"** (اعمال 36:9)

وہ صرف کہتی نہیں تھی بلکہ کام کر کے دکھاتی ہے۔ پولُس بھی ایسا ہی کرتا تھا، **"میں تمہاری روحوں کے واسطے بہت خوشی سے خرچ کروں گا بلکہ خود بھی خرچ ہوجاؤں گا۔ اگر میں تم سے زیادہ محبت رکھوں تو کیا تم مجھ سے کم محبت رکھو گے؟"** (۲۔کرنتھیوں 15:12)

پاکیزہ شخص دل کی پاکیزگی میں چلے گا، وہ ہر طرح کی روحانی ناپاکی اور بے حیائی سے ڈرے گا، اور ہر اس چیز سے بچنے کی کوشش کرے گا جو اسے گمراہی کی طرف لے کر جا سکتی ہے وہ جانتا ہے کہ اس کا دل خدا کی پاکیزگی کے باعث پاکیزہ ہو چکا ہے اس لئے وہ ہر طرح کی آزمائش سے بھی بچنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ جب داؤد جیسا مردِ خدا بھی آزمائش میں گر پڑا تو پھر کون اپنی طاقت سے آزمائش پر غالب آ سکتا ہے؟ ایسا صرف خداوند یسوع کے لہو پر بھروسہ کرنے سے ہی ممکن ہے۔

پاکیزہ شخص خوفِ خدا کی پیروی کرے گا: یہاں پر غلامانہ خوف کا ذکر نہیں ہے۔۔ کیونکہ وہ سزا کے ڈر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور اگر یہ خوف نہ ہو تو وہ غلام سست اور کاہل ہوسکتا ہے۔ یہاں بچے کا سا خوف مراد ہے۔ جو ہمیشہ اپنے باپ کی مانند بننے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ باپ ان سے اور وہ باپ سے پیار کرتے ہیں۔ نحمیاہ اس کی زبردست مثال ہے! جب وہ یروشلیم کا گورنر بنا تو وہ وہاں

کے یہودیوں سے روپیہ پیسہ حاصل کرسکتا تھا جیسا کہ اس سے پہلے والے گورنر کرتے تھے۔ اگر وہ بھی ایسا کرتا تو کوئی اس پر الزام نہیں لگا سکتا تھا۔ مگر اس نے کہا، "اگلے حاکم جو مجھ سے پہلے تھے رعیت پر ایک بار تھے اور علاوہ چالیس مثقال چاندی کے روٹی اور مے ان سے لیتے تھے بلکہ ان کے نوکر بھی لوگوں پر حکومت جتاتے تھے لیکن میں نے خدا کے خوف کے سبب سے ایسا نہ کیا۔" (نحمیاہ 15:5)

پاکیزہ شخص فروتنی پر عمل کرے گا: وہ دوسروں کو خود سے بہتر سمجھے گا اور ہمیشہ دل کی فروتنی سے چلے گا۔ وہ دنیا کے ہر فرد کی نسبت اپنے اندر سب سے زیادہ برائی تلاش کرے گا۔ ابرہام کی طرح وہ ان الفاظ کی گہرائی کو سمجھے گا جیسے اس نے کہا تھا، "میں خاک اور راکھ ہوں۔" (پیدایش 27:18)

وہ یعقوب کی مانند کہے گا، "میں تیری سب رحمتوں اور وفاداری کے مقابلہ میں --- بالکل ہیچ ہوں۔" (پیدایش 10:32)

ایوب کا سا احساس اس میں ہوگا، "دیکھ! میں ناچیز ہوں۔" (ایوب 4:40) وہ پولُس کی مانند کہے گا، "گنہگاروں میں سب سے بڑا میں ہوں۔" (۱۔ تیمتھیس 15:1)

مسیح یسوع کے عظیم شہیدوں میں سے جان بریڈفورڈ شہید اپنے خطوط کے آخر میں اکثر یہ تحریر کرتے تھے: "سب سے برا گناہ گار، جان بریڈ فورڈ۔"

ولیم گریمشاء کے آخری الفاظ یہ تھے: "اب ایک بے فائدہ نوکر رخصت ہوتا ہے!"

پاکیزہ شخص زندگی کے تمام فرائض اور تعلقات میں وفاداری کی پیروی کرے گا: وہ دوسروں کا بھی خیال ایسے ہی رکھے گا جیسے کہ اس کی اپنی جان ہو کیونکہ اس کے مقاصد اور بنیاد ان سے بہت ہی بلند ہے۔ پولُس کے یہ الفاظ انتہائی قابلِ توجہ ہیں: "جو کام کرو جی سے کرو، یہ جان کر کہ خداوند کے لئے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لئے۔" (کُلسیوں 23:3) "کوشش میں سستی نہ کرو، روحانی جوش میں بھرے رہو، خداوند کی خدمت کرتے رہو۔" (رومیوں 11:12) پاکیزہ لوگ ہمیشہ ہر کام دل جمعی سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر کچھ غلط ہو جائے تو اس پر شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ وہ دانی ایل کی طرح کسی بات میں کسی کو بات کرنے کا موقع نہیں دیتے ماسوائے خدا کے کلام کو سمجھنے میں۔ (دانی ایل 5:6) ہمیشہ اچھے شوہر، اچھی بیویاں، اچھے والدین، اچھی اولاد، اچھے مالک، اچھے نوکر، اچھے پڑوسی، اچھے دوست، اچھے استاد، اچھے شاگرد، اچھے راہنما، اچھے پاسبان، اچھی کلیسیاء، علیحدگی میں اور سب کے سامنے بھی اچھے،

کاروبار میں اچھے، سوچ میں اچھے، نیت میں اچھے اور کردار میں بھی اچھے بننے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ کیونکہ اگر پاکیزگی کی پیروی اور قدر نہ کی گئی یا اس سے پھل پیدا نہ ہوا تو خداوند یسوع نے اپنے لوگوں کے سامنے ایک سوال رکھا ہے کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کو پرکھ لیں، "کہ تم۔۔۔ کیا زیادہ کرتے ہو؟" (متی 47:5)

آخری مگر حتمی نہیں کہ پاکیزہ شخص ہمیشہ روحانی و آسمانی سوچ کی پیروی کرے گا؛ وہ ہمیشہ آسمانی چیزوں کی لگن میں رہے گا، اور زمینی چیزوں کی فکر میں نہیں رہے گا۔ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ وہ موجودہ زندگی کے معاملات میں لاپرواہی برتے گا بلکہ وہ ابدی حقائق کو ہمیشہ ترجیح دے گا۔ وہ ایسے زندگی بسر کرے گا جیسے اس کا خزانہ آسمان میں ہو، اور وہ اس دنیا سے ایسے اجنبی مسافر کی طرح گزر رہا ہو جو اپنے گھر آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ دعا کے ذریعے خدا سے گفتگو کرنا، کلامِ مقدس سیکھنا، اور خدا کے لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھنے میں اس کی خوشنودی ہوتی ہے۔ وہ ہر اس بات، معاملے، کام، رفاقت اور جگہ کی قدر کرے گا جو اسے خدا کی قربت اور نزدیکی عطا کرے۔ وہ داؤد کے سے احساسات رکھے گا، "میری جان کو تیری ہی دھن ہے۔" (زبور 8:63) کیونکہ، "خداوند میرا بخرہ ہے۔" (زبور 57:119)

مجھے قوی یقین ہے کہ جس کردار کا ہلکا سا خاکہ اور نقشہ میں نے کھینچا ہے وہ ہر حقیقی مسیحی کی دلی خواہش اور دعا بھی ہے۔ وہ اس کو حاصل کرنے میں جانفشانی کر رہے ہیں۔ اگرچہ ابھی حاصل نہ بھی ہوا ہو تو بھی اس کی طرف زور مار کر بڑھ رہے ہیں اسی کے لئے تو وہ محنت کر رہے ہیں۔ اس لئے میں بڑی دیری سے کہتا ہوں کہ حقیقی پاکیزگی عظیم سچائی ہے۔ یہ وہ صفت ہے جو محسوس ہو، نظر آئے، اور اردگرد کے لوگ اس کی نشاندہی کرتے ہوئے گواہی دیں۔

اگر یہ روشنی ہے۔ تو خود بخود نظر آئے گی۔

اگر یہ نمک ہے۔ تو اس کا مزہ ظاہر ہو جائے گا۔

اگر یہ قیمتی عطر ہے۔ تو اس کی خوشبو چھپ نہیں سکتی۔

عملی پاکیزگی کے چند بڑے خصائص یہی ہیں۔ اب ہمارے لئے موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو پرکھیں کہ آیا ہم میں یہ خصوصیات موجود ہیں۔

میں کسی سے بہتر نہیں ہوں، اور اگر کوئی مجھ سے کہے تو میں یہی کہوں گا کہ، "میں تو انتہائی کم تر ہوں۔"

ہم کتاب مقدس اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ دوسرے بہت سے مسیحی ایمانداروں کو زیادہ روحانی، پاکیزہ، یک دل، ہم خیال، آسمانی لگن رکھنے والے بنتے ہوئے دیکھیں۔ یعنی وہ زمینی اور جسمانی خواہشات سے دور ہوتے چلے جائیں اور خدا کے ساتھ زیادہ وفاداری سے چلیں۔

آپ کیا سوچتے ہیں کہ آج کے دور میں یعنی اس اَخیر زمانہ میں ہمیں شخصی یا ذاتی پاکیزگی کی کتنی ضرورت ہے؟ ہمارا

صبر کہاں گیا ہے؟ ہماری غیرتِ خداوندی کا پیمانہ کیا ہے؟ ہماری نیکی اور پاکیزگی کا کیا بنا؟ ہماری محبت کہاں گئی؟ ہمارے اندر سے خدا کی قدرت کہاں گئی؟ پرانے مقدسین والی خوبیاں اور صفات کہاں گئی جو دنیا کا نقشہ بدلنے والے تھیں؟ یقیناً ہماری روشنی ماند پڑ گئی ہے، ہمارے مے میں پانی مل گیا ہے، اور ہمارا نمک پھیکا پڑ گیا ہے۔ ہم سب آدھے سے زیادہ سوئے ہوئے ہیں! رات بہت بیت چکی ہے دن نکلنے ہی والا ہے۔ آیئے اب جاگ اٹھیں۔۔ مزید سوتے نہ رہیں۔ اپنی آنکھیں اچھی طرح کھول لیں۔ ''تو آئو ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے دور کر کے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے۔'' (عبرانیوں 1:12)

''آئو ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں اور خدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔'' (۲۔کرنتھیوں 1:7) جان اوون کہتے ہیں ''کیا مسیح کے مرنے پر بھی گناہ زندہ رہ سکتا ہے؟'' اور جب وہ دنیا میں آکر ہماری خاطر مصلوب ہوا تھا تو کیا پھر ہماری خواہشات اور توجہ کا مرکز دنیا ہی بنی رہنی چاہیے؟ آہ، وہ پَولُس والا جذبہ کہاں گیا جو یہ کہتا ہے کہ مسیح کی صلیب کے وسیلے دنیا میرے لئے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے لئے؟''

خصوصی نصیحت: کیا آپ پاک اور نئی مخلوق بنیں گے؟ تو پھر آپ کو مسیح سے شروع کرنا ہوگا۔ جب تک آپ اپنے گناہوں اور کمزوریوں کا احساس کر کے ان سے چھٹکارا پانے کا نہیں سوچتے اور مسیح کے پاس نہیں جاتے تب تک آپ کچھ بھی کرتے ہیں تو ترقی نہیں کر پاتے کیونکہ مسیح اپنے لوگوں کے لئے صرف حکمت اور راستبازی ہی نہیں بلکہ پاکیزگی بھی ہے۔ ایک المیہ یہ بھی ہے کہ بہت سے مرد وخواتین اپنے آپ کو پاک سمجھ کر بہت سے افسوسناک کام کر بیٹھتے ہیں۔ وہ بہت کچھ بہتر کرنے کی کوشش کرتے، اچھی عادات اپنانے کی کوشش کرتے، بہت سے رسوم و رواج کو غلط قرار دیتے اور حتیٰ کہ دوسروں پر بات بات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور پھر بھی بارہ برس سے جاری خون والی عورت کی طرح ہر طریقہ آزمانے کے باوجود ان کی حالت ''بہتر ہونے کی بجائے زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔'' (مرقس 26:5) جب تک کہ وہ مسیح کے پاس نہ آئے۔ وہ سخت محنت بھی کرتے ہیں لیکن بے کار ہو جاتا ہے کیونکہ ہوا میں مکے مارتے ہیں کیونکہ غلط سمت اپنائے ہوتے ہیں۔ ان کا کام ریت کی دیوار کی مانند ہوتا ہے جو فوراً بیٹھ جاتی ہے۔ وہ ٹوٹے ہوئے برتن میں پانی جمع کرتے ہیں، وہ ہوا کو پکڑ رہے ہیں اس لئے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

ہمیں یہ جان لینا اور مان لینا چاہیے کہ ہماری پاکیزگی یا ہماری وضع کردہ راستبازی گندے چیتھڑوں کی مانند ہے۔ پاکیزگی کی بنیاد صرف مسیح خداوند ہے پولُس نے اسی کی گواہی دے ہے۔ اس لئے ہمیں شخصی یا نظریاتی پاکیزگی کی نہیں بلکہ مسیح کی پاکیزگی کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے (یوحنا15:5)۔ رابرٹ ٹریل نے کچھ کڑوی مگر سچی باتیں یوں کہی ہیں کہ،

**"مسیح کے بغیر حکمت بیوقوفی ہے؛ مسیح کے بغیر راستبازی مجرمانہ شرمندگی کا باعث ہے؛ مسیح کے بغیر پاکیزگی گناہ آلودہ غلاظت ہے؛ اور مسیح کے بغیر نجات یا چھٹکارا صرف بندھنوں والی غلامی ہے!"**

کیا آپ پاکیزگی حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا واقعی آپ کی دلی خواہش ہے کہ آپ پاکیزہ ہوں؟ کیا آپ ذات الٰہی میں شریک ہونے کے لئے تیار ہیں؟ اگر واقعی آپ پاکیزگی حاصل کرنا اور پاکیزہ ہونا، پاکیزہ رہنا یعنی ذاتِ الٰہی میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو مسیح کے پاس جانے کی ضرورت ہے! بالکل وقت ضائع مت کیجئے، کسی کا انتظار مت کیجئے، سستی چھوڑ دیجئے اور یہ بھی مت سوچئے کہ آپ کو تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ صرف خداوند کی حضوری میں آیئے اور اس طرح کے الفاظ سے اس کی حمد کیجئے: ''خالی ہاتھ میں آیا،

''صلیب پر نگاہیں جمائے،
میں بے لباس ہوں، لباس پاک پانے کے لئے،
تیری طرف دوڑا آتا ہوں، مدد فرما اپنے فضل سے،''

پاکیزگی خدا کا خاص تحفہ ہے جو اس کے لوگوں کے لئے ہے اس لئے ہماری پاکیزگی میں کوئی پاکیزگی ہے ہی نہیں کیونکہ یہ ہم نے خود وضع کی ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اسے پاکیزگی کہہ رہے ہیں کیونکہ اس سے ہماری نجات گناہ سے نہیں ہو رہی جب تک کہ ہم مسیح کے پاس نہ جائیں۔ پاکیزگی یا تقدیس وہ کام یا عمل ہے جو پاک روح ہمارے دلوں میں رہ کر کرتا ہے جو مسیح کے وسیلے ہمارے دلوں میں بسایا گیا ہے جس کو ہمارے لئے **"مالک اور منجی ٹھہرایا۔۔۔ کہ توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔" (اعمال 31:5)** اور **"جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔"** (یوحنا12:1)

پاکیزگی ہمیں والدین کی طرف سے وراثت میں یعنی خون میں حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے والدین اپنے بچوں کو پاکیزگی نہیں دے سکتے۔ نہ ہی جسم کی خواہش سے یہ حاصل ہوتی ہے کہ انسان اپنی مرضی سے اپنے اندر پاکیزگی پیدا کرے؛ اور نہ ہی یہ انسان کے ارادے سے اسے مل سکتی ہے کہ منسٹری سے بپتسمہ لے لیا تو پاکیزگی حاصل ہو جائے گی۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پاکیزگی صرف

اورصرف مسیح کے وسیلے حاصل ہوتی ہے۔ جو اس سے گہری یگانگت اوراس میں گہری پیوستگی سے حاصل ہوتی ہے۔ یعنی اس کے کلام کو ہر روز زیادہ سے زیادہ سیکھنے اوراس پر عمل کرتے جانے سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ پھر ہی آپ انگور کے حقیقی درخت میں پیوست ہوتے اور اس کی ڈالی بنے رہتے ہیں۔ اس کے لئے آج ہی بلکہ ابھی مسیح کی حضوری میں جھک جائیں اور کہیں، ''خداوند مجھے نہ صرف گناہ اوراس کی شرمندگی سے چھڑا بلکہ اپنے وعدے کے مطابق اپنے پاک روح کو بھیج، اور مجھے گناہ کے زور سے چھڑا۔ مجھے پاک کراوراپنی مرضی پوری کرنے کی تعلیم دے۔'' اسی طرح اگر آپ پاکیزہ بنے رہنا چاہتے ہیں تو پھر مسیح میں پیوست ہو جایئے''۔ (یوحنا15:4-5) کیونکہ خدا باپ کو پسند آیا کہ مسیح میں ساری معموری سکونت کرے۔ تاکہ ہر ایماندار کی ضروریات کثرت سے پوری کرے۔ وہ ہمارا ایسا ڈاکٹر یا طبیب ہے جس کے پاس ہمیں روزانہ جانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہمیں تندرست بنائے رکھے۔ وہ ایسا من ہے جسے ہمیں روزانہ کھاتے رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ ایسی چٹان ہے جس میں سے ہمیں روزانہ آبِ حیات (یعنی زندگی کا پانی) پیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ ہماری ایسی مدد اور پناہ ہے جس میں روزانہ مدد لینے اور پناہ لینے کی ہمیں شدید ضرورت ہے کیونکہ اس کا قومی بازو ہمارے ساتھ ہے!

# بیداری کے لئے پکار

## The Cry For Revival

''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟'' (زبور6:85)

''پھر زندہ (بیدار) نہ کرے گا'' اس کے معنی صرف بیداری نہیں بلکہ دوبارہ زندہ ہونے کے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کی دعا ہے جنہوں نے کچھ زندگی حاصل کر لی ہے مگر وہ مزید کے طلبگار ہیں۔ وہ پاک روح کے وسیلے میسر شدہ زندگی کی عمدگی اور مٹھاس سے واقف ہو گئے ہیں کیونکہ وہ اسی کے وسیلے تو زندہ کئے گئے ہیں۔ یہ کوئی عام یا خاص زندگی نہیں بلکہ یہ تو الٰہی زندگی ہے۔ اس لئے وہ ترس رہے ہیں کہ، ''کیا تو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' ''تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں۔'' انکی فریاد خدا کے حضور ہے کہ اس کے لوگ اس میں شادمان ہو سکیں کیونکہ خداوند ان کی قوت اور راستبازی ہے۔

## کب اس دعا کی ضرورت ہے؟

ا۔ جب محبت ٹھنڈی پڑ گئی ہو۔ خدا کے لوگوں کی زندگیوں میں اِفسس کے لوگوں کی طرح ایسے دور آتے ہیں جب پہلی سی محبت چھوڑ دی جاتی اور گناہ میں اضافہ ہونے لگتا ہے یوں محبت ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے۔ ایماندار خدا کے ساتھ زیادہ وفاداری سے نہیں چلتے، اور اس پر دھندلی

دھندلی نگاہیں جمانے لگتے ہیں۔ وہ اس کی خوبصورتی و عظمت کو بھلانے لگتے، اس کی شفا دینے والی قدرت کا ذائقہ بھولنے لگتے، اور اس کے لباس کا کنارہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ وہ اس کے طلب گار اس طرح نہیں ہوتے کہ اس کا دیدار حاصل کرسکیں۔ وہ اپنی فکریں مسیح پر لادنے کو تیار نہیں رہتے، وہ خدا کی نزدیکی حاصل نہیں کرنا چاہتے، وہ پاک ترین مکان سے باہر جا کر خدا کا دیدار حاصل کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی دعاؤں میں سے جانفشانی، مٹھاس، اور صبر کھونے لگتے ہیں۔ اوہ اپنے دل خدا کے حضور پانی کی مانند نہیں انڈیلتے۔ پاک روح ان کے دل میں ضرور بسا ہوا ہے مگر زندگی کا پانی ان میں سے سوکھنے لگتا ہے۔ ان کی جانیں ویران اور بنجر ہونے لگتی ہیں۔ ان کی زندگی میں خدا کا فضل کم اور بدعنوانی و برائی بڑھنے لگتی ہے۔ بھائیوں سے محبت ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے۔ اجتماعی اور گروہی دعائیں کم ہوجاتی ہیں۔ چھوٹی دعائیہ جماعت اچھی نہیں لگتی۔ غیر نجات یافتہ لوگوں کی فکر کم ہونے لگتی ہے۔ گناہ سے سمجھوتہ ہونے لگتا ہے۔ آدمیوں کے سامنے مسیح کا اقرار نہیں کیا جاتا۔ کچھ جانیں تو گناہ میں ہی گر جاتی اور واپس خدا کی طرف لوٹنے سے گھبرانے لگتی ہیں اب موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو جانچیں کہ ہم کہاں ہیں؟

۲۔ آزمائش کے وقت میں۔ ہر ایماندار کو خدا کے فضل کی ہر وقت ضرورت ہے۔ **"جو کچھ ہوں خدا کے فضل سے ہوں۔"** (۱۔کرنتھیوں 10:18)۔ خدا لوگوں کی زندگی میں ایسے وقت آتے ہیں جب خدا کے فضل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے بعض دفعہ جسم کو زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی ہماری جانوں کو خدا کے فضل کی زیادہ ضرورت بھی ہوتی ہے۔ بعض ایمانداروں کو شدید ایذارسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض کو شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ **"وہ میری محبت کے سبب سے میرے مخالف ہیں۔"** (زبور 4:109)۔ تنقید کرنے، جھڑکنے والے اگر خدا کے لوگ ہوں تو ایمانداروں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات زیادہ تعریفیں بھی آزمائش کا سبب ہوتی ہیں دنیا ہماری تعریفیں کرتی ہے اور ہم غرور اور تکبر کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ یہ بھی انتہائی خطرناک ہے۔ پھر شیطان بھی ہماری زندگی میں آزمائشیں، غلط فہمیاں، غلط سوچیں، غلط ارادے، غلط تعلیم اور خوفِ خدا کو دور کرنے والے خوف اور بدعنوانیاں پیدا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا اور ہماری جانوں کو ایسے طوفانوں سے دوچار رکھتا ہے۔ ہوسکتا ہے ابھی آپ میں سے کوئی ایسے ہی طوفان سے دوچار ہو۔ لیکن آپ کے لئے کوئی دعا کر رہا ہے اور وہ یسوع مسیح ہے۔ کیا آپ اپنے لئے بھی دعا کرتے ہیں کیونکہ آپ کو زیادہ اطمینان کی ضرورت ہے۔ جب شیطان فضل کی آگ جو آپ کے اندر ہے اس کو بجھانے کے لئے اس پر پانی ڈال رہا ہو تو پھر ہمیں پاک

روح کے تیل کی سخت ضرورت ہے اس لئے ہمیں ہر روز بلکہ ہر وقت یہ پکارنے کی شدید ضرورت ہے۔ کہ، "کیا توہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟"

۳۔ جب فکریں لاحق ہوں۔ "پچھلی برسات کی بارش کے لئے خداوند سے دعا کرو۔" (زکریاہ 1:10) جب آپ دیکھیں کہ کسی مقام اور علاقے میں خدا کے فضل کی سخت ضرورت ہے اور خدا وہاں کی فکر کر رہا ہو اور وہاں ہلکی ہلکی شبنم کی بوندیں گرنے لگیں تو پھر وقت ہے کہ خداوند سے دعا کی جائے کہ، "خداوند، اپنے ہاتھ کو مت روک ہمیں پوری برسات عطا فرما اور ایک بھی جان بھیگے بغیر نہ رہے۔" "کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟"

## کس کو بیداری کی ضرورت ہے؟

۱۔ منسٹریوں کو ضرورت ہے۔ کیا ہم سب ہی خدا کے جلال سے محروم اور سخت دل نہ تھے (مرقس 14:16) اس لئے مسیح ہماری کانٹ چھانٹ کرتا ہے اور ویسے ہی منسٹریوں کو بھی ضرورت ہے۔ ان کو ضرورت ہے کہ وہ جو کچھ خدا سے حاصل کریں اسے آگے دوسروں کو دیں اگر سچائی سے کلام کرنا چاہتے ہیں تو پھر سچائی کے کلام پر گرفت بھی مضبوط رکھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ صرف علم اور تجربہ کی بنیاد پر کلام سنانا کافی نہیں ہوتا۔ قدرت کے ساتھ کلام سنانا ہے تو پھر یسوع سے قدرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم پوشیدہ من میں سے کلام اس وقت تک نہیں سنا سکتے جب ہم نے خود اس پوشیدہ من کا مزہ چکھا نہ ہو۔ ہم زندگی کے پانی کے بارے میں اس وقت تک کلام نہیں سنا سکتے جب تک ہم نے خود زندگی کا پانی پیا نہ ہو اور وہ ہم میں سے ندیوں کی مانند جاری نہ ہو۔ یوحنا اصطباغی کی طرح ہمیں یسوع کو آتے ہوئے دیکھنا ہے اور دنیا کو کہنا ہے کہ، "وہ دیکھو خدا کا برہ" (یوحنا 29:1) ہمیں استفنس کی طرح یسوع کو دیکھنا ہے اور کہنا ہے، "میں ابنِ آدم کو خدا کے دہنے ہاتھ کھڑے ہوئے دیکھتا ہوں۔" (اعمال 56:7) ہمیں خدا کی معافی اور محبت سے معمور ہو کر کلام سنانا ہے ورنہ ہمارے الفاظ مار ڈالنے والے ہوں گے۔ لیکن یہ سب کچھ ہم کیسے کر سکتے ہیں جب تک ہمیں آسمان سے کچھ نہ دیا جائے؟ منسٹریاں خدا کی پکڑ میں زیادہ آتی ہیں کیونکہ وہ لوگوں کے لئے ایک پیمانہ ہوتی ہیں، وہ مثال ہوتی ہیں اور شیطان ایسی مثالوں اور پیمانوں اور معیاروں کو گرا کر انتہائی خوش ہوتا ہے۔ تو میرے عزیزو، ہمیں مسیح کی معموری کی کتنی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے اب تو بس یہی دعا کیجئے کہ، "کیا تو ہم کو پھر سے زندہ نہ کرے گا۔" خدا کرے گا ایسا ہی ہوگا؟

۲۔ خدا کے بیٹوں / بیٹیوں کو اس کی ضرورت ہے۔ الٰہی زندگی ہمیشہ اوپر سے آتی ہے اور اس کے لئے طریقہ یہ ہے، "جب تک تم ابنِ آدم کا گوشت نہ کھائو اور اس کا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں۔" (یوحنا53:6) یہ زندگی صرف مسیح کے ساتھ مسلسل رفاقت کے وسیلے ہی حاصل ہوتی اور قائم رہے گی۔ اس نے یہ فرمایا، "جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں۔" (یوحنا56:6) ایمانداروں میں یہ زندگی پاک روح کی مسلسل ندیاں جاری ہونے سے قائم رہتی ہے یعنی خدا کے کلام پر مسلسل عمل کرتے رہنے سے پاک روح کی ندیاں جاری ہوتی ہیں۔ "میں اسے ہر دم سینچتا رہوں گا۔" (یسعیاہ27:3) یہ ایسے ہے جیسے ڈالی کو سینچنے والا درخت ہوتا ہے کچھ ایماندار اسی ڈالی کی مانند ہوتے ہیں اور ہمیشہ خوش وخرم رہتے ہیں۔ کچھ ایماندار کبھی فضل کے دریا سے خوب معمور ہوتے ہیں اور کبھی بالکل خشک، یعنی کچھ ایمانداروں میں دریا بہتا ہے اور کچھ میں صرف خاص وقت کی برسات ہوتی ہے۔ لیکن دونوں کو ہی بیداری کی ضرورت ہے کیونکہ دل کی انسانی حالت کملانے والے پھول کی مانند ہوتی ہے۔ جیسے دھوپ اور گرمی میں باغ کی حالت ہوتی ہے۔ جب تک اسے سیراب نہ کیا جائے۔ زندگیاں اچھے کام کرتے کرتے گھبرانے لگتی ہیں۔ فضل انسانی دل کے لئے فطری چیز نہیں اس لئے خدا کے فرزندوں کو ہمیشہ دیکھتے رہنے کی ضرورت ہے جیسے کہ ایلیاہ کے خادم کو ضرورت تھی تاکہ سمندر کے اوپر سے بادل کو دیکھ سکے۔ اس لئے ہم سب ایمانداروں کو آبِ حیات کے چشموں کے قریب جانے کی ضرورت ہے تاکہ نجات کے چشموں سے خوب بھریں اور پئیں اس کے لئے ہمیں خدا کو پکارنا ہوگا کہ، ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟''

۳۔ جو پہلے سے بیدار ہیں انہیں بھی اس کی ضرورت ہے۔ ان کے دلوں پر خدا کے حضور سے صرف ایک قطرہ گرا تو وہ کانپ گئے، روئے، چلائے اور دعا کی۔ مگر جب وہ برسات گزر گئی تو پتھر دل (سنگین دل) پھر سخت ہوگئے۔ آنکھیں پھر غفلت کی نیند سونے لگیں اور اب پھر دعا میں مگن ہونا بھول گئے۔ آہ! یہ معاملہ کتنا سنگین اور افسوسناک ہے! جب صیون کے بادشاہ نے آواز دی اور پکارا تھا تو غیروں میں سے کچھ نے اس کی آواز سنی تھی تو وہ زندہ ہوگئے تھے۔ مگر جب یہ وقت گزر گیا تو وہ پھر سے مردہ ہوگئے اور قبروں میں جا پڑے۔ آہ! یہ کتنا خوفناک معاملہ ہے، یعنی دوبارہ موت میں جا پڑنا یا موت کا چناؤ کرنا، یا موت سے محبت رکھنا انتہائی خوفناک ہے۔ ایسے لوگوں کو کون بچا سکتا ہے سوائے خداوند یسوع مسیح کی آواز کے؟"اے سونے والے جاگ اور مردوں میں سے جی اٹھ تو مسیح کا نور تجھ پر

چمکے گا۔" (اِفسیوں 14:5) تو پھر زیادہ تر لوگوں کے لئے ہماری دعا یہی ہونی چاہیے، "کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟"

۴۔ انجیر کے سوکھے درختوں کو اس کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے بہت سے اس تاکستان میں لگائے گئے ہیں، ہم نے دھوپ اور برسات کا مزہ چکھا ہے اور ہمیں ہماری جگہ سے ہٹایا نہیں گیا، لیکن بہت سے ابھی بھی مردہ ہیں، بنجر ہیں، تبدیل نہیں ہوئے، اور بے پھل بھی ہیں۔ آہ! یعنی آپ کے لئے کوئی امید باقی نہیں رہی سوائے اس دعا کے، لیکن عام دعا کے وسیلے آپ کو فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ آپ عام انسانوں کی مانند نہیں بلکہ آپ کو تاکستان میں پہلے سے لگایا گیا ہے مگر آپ بے پھل ہیں یعنی دوسرے انسانوں کی نسبت زیادہ سخت دل ہو چکے ہیں۔، اس لئے خدا سے مانگیں کہ زیادہ موثر، پر زور، شکستہ دل کرنے والا فضل آپ پر کرے۔ آپ پریشان مت ہوں، کیونکہ آپ نے خدا کی بات ماننے میں ہمیشہ مزاحمت کی، اور روح کو بجھانے کا بھی بہت تجربہ ہے آپ کو۔ اس لئے آپ دعا کیجئے کہ پہاڑ رستے سے ہٹ جائیں۔ صرف خدا کا روح یعنی قادرِ مطلق روح ہی آپ کے سنگین دل کو بدل کر گوشتین دل عطا کرسکتا ہے۔ "اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے؟ تو زروبابل کے سامنے میدان ہوجائے گا اور جب وہ چوٹی کا پتھر نکال لائے گا تو لوگ پکاریں گے کہ اس پر فضل ہو۔ فضل ہو۔" (زکریاہ 7:4) اس لئے خداوند کو پکاریں کہ، "کیا تو ہم کو پھر سے زِندہ نہ کرے گا؟"

## بیداری کس کی طرف سے ہے

خدا ہی ہمیں بیدار کرسکتا ہے، یہ انسان کے بس کا روگ نہیں بلکہ یہ مکمل الٰہی کام ہے۔ اگر آپ سوچتے ہیں کہ یہ آدمیوں کا کام ہے تو آدمیوں کی طرف سے تو پھر یرمیاہ 5:17 کے مطابق لعنت ہی ملے گی، "ملعون ہے وہ آدمی جو انسان پر توکل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازو جانتا ہے۔" (یرمیاہ 5:17) خداوند کے پاس ہر طریقہ موجود ہے کہ آپ کو بیدار کرے۔ وہ روح کی معموری عطا کرسکتا ہے کیونکہ نجات کا سارا کام آسمانی باپ نے خداوند یسوع کے ہاتھ میں دیا ہے اس لئے وہ روح سے معمور بھی کرسکتا ہے۔ جیسے باپ میں زندگی ہے اور جسے چاہے زندہ کرتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے اور جسے چاہے زندہ کرے۔ (یوحنا 5:21,26) اسی نے ہمیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا ہے اور وہی روز بروز ہمیں زندگی بخشتا ہے وہی زندگی کے پانی کا چشمہ ہے یعنی آبِ حیات کا چشمہ ہے اور خدا کے فرزند اسی راحت کے چشمے سے ابدی زندگی دینے والا پانی پیتے ہیں۔

جاری ہے۔۔۔۔